

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# بُشْرَى عَيْنِي

مِنْصَافَةٌ

حضرت خواجہ عشرت لکھنؤی

ڈاکٹر مکمل شہزادی

میں اپنی اس تصنیف کو محسن قوم محترم دوست عالیہ بنا پیدا  
 آریل خان بہادر خواجہ محمد نور صاحب ویل و میں "گیا" کے  
 نام نامی پر معنوان کرنے کی عرفت حاصل کرتا ہوں ۔  
 گر قبول افتخار ہے عجز و شرف  
 خاکسار مصطفیٰ

نوٹ - مستغیر علم و فضل ناظرین کو جو امر دریافت طلب ہو و جذاب خواجہ نور عبد الروف صاحب  
 عشرت - احاطہ خاتماں لکھنؤت سے تحریر فرمائیں - مدد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# شاعری کی پہلی کتاب

آج کل لوگوں کا بھان شاعری کی طرف بہت ہے۔ مگر فن عرض کی واقعیت بہت کم ہے۔ اردو اور فارسی میں عروض کے بہت سے مبسوط رسائلے لوگوں نے لکھے ہیں۔ اور بہت اچھے لکھے ہیں۔ مگر ان میں فارسی کی بھروسی کچھ ایسی ملی جلی ہیں کہ فن سیکھنے والوں کو مشکل پڑتی ہے۔ اور تقطیع کرنے کا قاعدہ آسان نفطول میں اصول اردو کے ساتھ نہیں بتایا ہے میرا خیال تھا کہ ایک آسان رسالہ اردو کی متعارفہ بھروس کے بیان میں ایسا لکھوں کہ مبتدی بغیر مدد اُستاد کے ہر شعر کی تقطیع کرنے پر قادر ہو جائیں ۷۰ اس سے پہلے میں نئے ایک رسالہ "زبان دانی" اردو زبان کے قواعد میں لکھا تھا۔ جو ماسن کے ثقافت اور مستند طبقے میں بہت مقبول ہوا دوسرا رسالہ "اصلاح زبان اردو" جو باوجود نہایت نسلط پچھنچنے کے ماہرین فن شاعری نے صرمہ چشم بنایا۔ یہ نیسرا رسالہ فن عرض میں نہایت مختصر ہے۔ اور اس میں شخص ضروری باقی میں لکھی ہیں ۷۱

# وزن شعر کا بیان

اغت میں کسی چیز کے تولیت کو وزن کہتے ہیں۔ عروضیوں کی مطلح میں شعر کو بھر کی ترازوں میں تسلی کا نام وزن سہتے اور اسی کو تقطیع کرنا بھی کہتے ہیں۔ بھر ان چند الفاظ کو کہتے ہیں۔ جواہل عربی نے شعر کے وزن کے لئے بنائے ہیں۔

تقطیع کرنے کا گزیہ ہے کہ متھر کے حرفا کے پہلے متھر کے حرفا لو۔ یہ حرکت خواہ نہ پر ہو، یا زیر ہو، یا پیش ہو۔ اور ساکن حرفا کے پہلے سان حرفا لو۔

پہلے حروف کی آوانہ پر کان لگاؤ۔ دو حرفي لفظ لو۔ اور اس میں قافیہ کا خیال نہ کرو۔ نہ یہ خیال کرو کہ اس کے حرفا کو زبر ہے تو بھر کے حرفا کو بھی زبر ہونا چاہئے۔ اس میں زیر ہے تو بھر کے حرفا کو بھی زیر ہونا چاہئے۔ اس میں پیش ہے تو بھر کے حرفا کو بھی پیش ہونا چاہئے۔ بلکہ یہ دیکھو گئے حرفا کو حرکت ہے۔ اور کوئی ساکن ہے۔ جس حرفا کو زیر، زیر، پیش ہو گا وہ متھر کا ماجاہے گا۔ اس کا نام حرکت ہے۔ جس حرفا کو کوئی حرکت نہ ہو گی۔ یا جزعم ہو گا۔ اس کو ساکن کہیں گے۔

جَا، چِل، بَنَ، بَنَم، بَنَمْ، اَكْبَاب، دِل، اَكْس، بَنَ، جِي، اَمْس، چُب، گُل، بُو، سُن، اَجْنُون۔

یہ متفرق دو حرفي الفاظ ہیں۔ جن میں مختلف حرفا ہیں۔ کسی کو زبر ہے۔ کسی کو زبر ہے۔ کوئی ساکن ہے۔

جَا اور چِل میں حروف کا فرق ہے۔ ایک میں پہلے جہیم ہے۔ اور

دوسرے میں پہلے "چے" ہے۔

ایک میں الف آخر ہیں ہے۔ دوسرے میں لام آخر ہیں ہے۔ لیکن دونوں کے پہلے حرف کو زیر ہے اور دوسرے حرف ساکن ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ دونوں ایک ترازو میں برابر آتے ہیں۔ یعنی فا کے وزن پر ٹھیک آتے ہیں دل، نین، مس، جی، کس۔ ان سب میں پہلے حرف کو زیر ہے لیکن سب جا، چل، بچ، ہم، کب۔ کے وزن پر ہیں۔ اس لئے کہ تقطیع میں زیر زبر کا فرق کوئی چیز نہیں ہے۔

اسی طرح یہ سب لفظ بھر کے دو حرفی ٹکڑے کے برابر ہیں یعنی فا کے وزن پر ہیں۔

چپ، گھن، بو، سُن، چُن، میں سب حروف کو پیش ہے اور انکے دوسرے حرف ساکن ہیں۔ یعنی ان حروف کے برابر ہیں جن کے پہلے حرف کو زبر یا پیش ہے۔ اور دو حرفی ہیں۔ اور ان کا دوسرا حرف ساکن ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر دو حرفی لفظ میں ایک حرف کو زبر یا پیش ہے۔ یعنی کوئی حرکت ہے۔ اور دوسرے حرف کو چرم یا سکون ہے۔ یعنی دوسرے حرف ساکن ہے۔ تو وہ بھر کے اسی ٹکڑے کے برابر ہو گا۔ جو دو حرفی ہے اور پہلے حرف کو حرکتا ہے۔ اور دوسرے ساکن ہے جیسے فا۔ یا اسی طرح کے اور ٹکڑے جنکا اول حرف متاخر کہ اور دوسرے ساکن ہے بھر کا ایک ٹکڑا دو حرفی فا ہے۔ اور ایک ٹکڑا اتنے ہے۔ جس کے پہلے ف کو پیش ہے اور دوسرے ساکن ہے۔ اس لئے فا، اور اتنے دونوں ایک وزن پر ہیں۔

ایسا ہی ایک مگر ان ہے۔ اس کا بھی پہلا حرف متھرک دوسراساکن ہے۔ یہ بھی فاء کے برابر ہے۔ فاء، لُن، تُن، پُسپ مگر ٹے کے برابر ہیں۔ اگرچہ ان کے حرف ایک سے نہیں ہیں۔ مگر حکمت ایک سی ہے یعنی پہلا حرف متھرک ہے اور دوسراساکن ہے۔ اسی طرح ایک مگر ھائی ہے یہ بھی فاء کی طرح دوسری ہے۔ پہلا حرف متھرک اور دوسراساکن ہے۔ یہ چاروں مگر ٹے و وزن میں برابر ہیں۔ یعنی ہر مگر ٹے میں ایک حرف متھرک اور دوسراساکن ہے۔ اب اردو کے تمام الفاظ میں سے کوئی دو حرف کا لفظ لو۔ جس کا پہلا حرف متھرک اور دوسراساکن ہو، اس کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان مکڑوں میں سے ہر ایک مگر ٹے کے برابر ہے۔

سب سچ ہے۔ یہ میں فقط ایں۔ اور سب دوسری ہیں۔ پہلا مگرک دوسراساکن ہے۔ ہر ایک فاء کے وزن پر ہے۔ اور اس لئے کہ شُن کی بھی ایسی ہی صورت ہے۔ یہ سب لفظ تُن کے بھی وزن پر میں اور لُن کے بھی وزن پر۔ فَعَ کے بھی وزن پر ہیں۔ یعنی ہم ایک لفظ سب کا وزن دریافت کرتے ہیں۔ ایک کہتا ہے فاء کے وزن پر ہے۔ دوسرکہتا ہے لُن کے وزن پر ہے۔ تیسرا کہتا ہے۔ تُن کے وزن پر ہے۔ چوتھا کہتا ہے فَعَ کے وزن پر ہے۔ تو سب سے ٹھیک جواب دیا۔ ایسا سمجھو کہ چار گھنگھیاں ہیں۔ ایک سفید ہے۔ ایک سرخ ہے۔ ایک سبز ہے۔ ایک زرد ہے لیکن وزن میں سب اتنی رتی بھر کی ہیں۔ تو جو چیز ان کے برابر تولی جائیگی رتی بھر ہوگی۔

خط، کم، بڑا، بس، اب، جا، ول، دے، سن، ہے، بس، گر،  
رو، مت، غل، قد، تو، ہم، کو، دن، شب، یہ سب فاء یا لُن ।

## تن مافع کے برابر ہیں۔

اگر لفظ سہ حرفي ہے۔ پہلا اور دوسرا حرف متھرک ہے یعنی ان کو زبر، زیر، پیش ہے۔ اور تیسرا حرف ساکن ہے۔ یعنی اس کو جسم ہے جیسے خدا، چحا، جگر، شجر، چمن، کلی، سخن، فقط، اس وزن کے مجرم میں دو مین ٹکڑے ہیں۔ فتوں ان لفظوں کے ہم وزن ہے۔ اس لئے کہ خدا میں خے کو پیش ہے اور وال کو زبر ہے۔ دونوں متھرک ہیں۔ الف ساکن ہے۔ فتوں میں نے کو زبر ہے عین کو پیش ہے واوساکن ہے۔ یہ کچھ ضرور نہیں ہے۔ کہ مجھے کو زبر ہے تو جو لفظ اس کے ہموزن ہوا سکے پہلے حرف کو بھی زبر ہو۔ بلکہ کوئی حرکت ہو۔ زبر ہو، زیر ہو، پیش ہو، مطلب یہ ہے کہ متھرک کے مقابلے میں متھرک حرف ہو۔ ساکن کے مقابلے میں ساکن۔ اس لحاظ سے فتو خدا کے ہموزن ہے۔ اور چھا کے ہموزن ہے کلی کے ہموزن ہے۔ اور جتنے سہ حرفي لفظ ہیں۔ اور ان کا پہلا دوسرا حرف متھرک اور تیسرا ساکن ہے۔ سب فتو کے ہموزن ہیں۔

فتو کے برابر مجرم ایک ٹکڑا اور بھی ہے۔ یعنی مفا۔ اگرچہ فتو اور مفا کے حروف میں فرق ہے۔ یعنی فتو میں پہلے ف کے صورت ہے۔ مفا میں پہلے میم ہے۔ فتو میں دوسرا حرف عین ہے۔ مفا میں دوسرا حرف شدنش ہے۔ فتو میں تیسرا حرف واو ہے۔ مفا میں تیسرا حرف الف ہے۔ فتو میں دوسرے حرف یعنی عین کو پیش ہے۔ مفا میں دوسرے حرف یعنی فتو کو زبر ہے۔ اس پر بھی دونوں برابر ہیں۔ اس لئے یہ قید نہیں ہے کہ تقطیع کرنے میں حرف بھی ایک ہوں۔ نہ یہ قید ہے کہ زبر، زیر ایک ہوں۔ صرف یہ قید ہے کہ متھرک کے مقابلے میں متھرک۔ ساکن کے مقابلے میں ساکن حرف ہو۔

ہال جز مکی قید لازم ہے۔ کیونکہ جرم سکون کی علامت ہے۔ فَعو کی طرح اور بھی ٹکڑے بھر میں ہیں جو سہ حرفی ہیں۔ اور ان کے آخر حرف کو جرم ہے پہلے دوسرے کو حرکت ہے۔ عِلْمُ اس میں عین کو زیر ہے۔ لام کو پیش ہے نون کو جرم ہے۔ خدا، چا، کلی، چمن، جوفعو کے وزن پر بھی ہیں عِلْمُ کے بھی وزن پر ہیں۔ اس لئے کہ دونوں کے حرف برابر ہیں۔ یعنی سب کے تین تین حرف ہیں۔ دونوں کی حرکتیں برابر ہیں۔ یعنی پہلے دوسرے حرف کو زبرہ یا زیر ہے یا پیش ہے۔ دونوں کے ساکن برابر ہیں۔ یعنی سب کے آخر حرف کو جرم ہے۔ اس لئے دونوں وزن میں برابر ہیں۔

چلن، بدی، اگر، چلو، کہو، سبق، ورق، سطر، غرض، قلم، سفر، غزل، ہرن، یہ سب الفاظ فتو یا مفا۔ یا عِلْم کے برابر ہیں۔

اگر ہم کسی سے دریافت کرتے ہیں۔ سبق کا وزن کیا ہے تو ایک نے جواب دیا۔ فتو دوسرے نے کہا مفا تیسرے نے کہا عِلْم۔ تو سب نے ٹھیک جواب دیا۔ اس لئے کہ بھر کے تینوں ٹکڑے برابر ہیں۔ جو چیز ان میں الگ الگ تولی جائیگی۔ سب کا وزن برابر ہو گا۔

بھر کے دو ٹکڑے تم کو معلوم ہو گئے۔ یعنی ایک دو حرفی جس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہے۔ یعنی فا۔ لئ۔ ثن۔ فن۔

دوسرے حرفی جس کا پہلا اور دوسرا حرف متحرک ہے۔

اور تیسرا ساکن ہے۔ یعنی فتو۔ مفا۔ عِلْم۔

ان سب ٹکڑوں کو ایک دوسرے سے ملا تو بھر کا ایک ایک رُکن بخوائے گا۔ جیسے فَغُولُن۔ یہ بھر کا ایک رُکن ہے۔ اس میں سہ حرفی کلمہ پہلے اور دو حرفی کلمہ پیچے ہے۔ اس کا سہ وزن کوئی لفظ لا۔ جو پہلے

نقطہ بتا چکے ہیں۔ ان میں سے ایک سہ حرفي ایک دو حرفي لفظ چن لو پچھے  
تھے حرفي لکھو پھر دو حرفي۔ دونوں ملکر ایک رکن کے برابر ہونے گے  
جیسے خدا ہے فولن کے وزن پڑھے خدا کے وزن پر فتوس ہے اور دس ہے کے  
وزن پر لئن ہے۔ اسی طرح چلو۔ تھم۔ فولن۔ سنو۔ تم۔ فولن۔ چمن ہے۔  
فولن۔ جگر ہے۔ فولن۔ شجر ہے۔ فولن۔ سخن میں فولن۔ چلا جل۔ فولن۔  
اور اگر دو حرفي لفظ آگے ہے اور سہ حرفي لفظ پچھے ہے۔ تو جگر  
میں اس کا رکن فاعلن ہے۔ جس طرح فولن میں پچھے سہ حرفي لفظ تھا۔  
اور دو حرفي پچھے۔ اسی طرح اس میں سہ حرفي پچھے ہے اور دو حرفي  
آگے ہے۔ یعنی لئن فتو۔ ہے۔ لیکن مجرم کے کسی رکن کا نام لئن فتو۔ نہیں  
ہے۔ اس نے ہم اس کو۔ فاعلن۔ کہتے ہیں۔ لئن فتو۔ اور فاعلن دونوں  
وزن میں برابر ہیں۔ لیکن لئن فتو۔ ایک مہل لفظ ہے۔ اور فاعلن مجرم کے  
ایک رکن کا نام ہے۔

اس نے اس کی تقطیع فاعلن۔ سے کرنا چاہیے۔ اور پر کے لفظوں  
میں سے ایک دو حرفي لفظ چن لو۔ اس کو پہلے کھو۔ اور لیک سہ حرفي  
لفظ چن لو۔ اس کو پچھے کھو دونوں کو مل کر تقطیع کرو۔ فاعلن۔ آئیگی۔  
جیسے تھم چلو۔ فاعلن۔ سہ جمن۔ فاعلن۔ کر بھی۔ فاعلن۔ کم کھو۔ فاعلن۔  
بس چھا۔ فاعلن۔ مگل ہوا۔ فاعلن۔ ہے۔ اگر اسی کو ہوا مگل کہیں فولن۔  
ہو جائے گا۔ سبب یہ ہے کہ وہ سحر ک اور ایک ساکن حرف کا لفظ پہلے  
آگیا۔ اس نے وزن کا نام بدل گیا۔ اور آواز میں فرق ہو گیا۔

اب دو حرفي لفظ ایک جگہ جمع کرو۔ جن کا پہلا حرف سحر ک۔ اور  
دوسرہ ساکن ہے۔ جیسا اور پر کہا گیا۔ یعنی۔ اب۔ جا۔ تو اس کی تقطیع

فَا فَا ہو گی۔ مگر فَا فَا کوئی پورا رکن نہیں ہے۔ دوسرے طکڑوں کو ملادہ لئن سخن۔ کہ تو وزن تو بھیک ہو گیا۔ مگر بھر کا رکن نہ فوج نہیں ہے۔ اس کو مقدمہ موخر کہو یعنی فعلن۔ یہ بھر کے امکن رکن کا نام ہے۔ اب جا۔ اور فعلن کا وزن ایک ہے۔

اس لئے کہ دو لوں میں چار حرف ہیں۔ ایک ساکن ایک متھر ک چار حرف میں دو ساکن دو متھر ہیں۔ اب جا۔ فعلن۔ ول وے فعلن شن لے۔ فعلن۔ چل دو فعلن۔ اسی طرح اگر مفرد لفظ ایسا ہے جس میں پہلا حرف متھر دوسرہ ساکن تیسرا متھر کرتے چوتھا ساکن ہے تو اس کا اور فعلن کا وزن ایک ہو گا۔ جیسے میں فعلن۔ عاشق فعلن۔ آتش فعلن۔ ناش خ فعلن۔ دریا فعلن۔

یہ بات یاد رکھتے کی ہے کہ ساکن کی جگہ بھر میں بھی حرف ساکن ہو اور متھر میں جیہے متھر کے اس وقت تقطیع صحیح ہوگی۔ یہ نہیں کہ سکون و حرکت میں اختلاف ہو۔ جیسے قسم بعیم حکیم قلیل۔ میں بھی دو متھر اور دو ساکن ہیں۔ مگر ان کا وزن فعلن کے پر اپر نہیں ہے بات یہ ہے کہ تقطیع کرنے میں یہ امر لازمی اور ضروری ہے کہ حرکت رکن مقابل حرکت لفظ ہو۔ اور سکون رکن مقابل سکون لفظ ہو۔ فعلن۔ میں پہلا حرف متھر۔ ہے اب ضرور ہوا کہ جو لفظ اس کے وزن لایا جائے۔ اُس کے حرف اول کو حرکت ہو۔ خواہ وہ حرکت زیر ہو یا زبر ہو یا پیش ہو۔ لیکن کوئی حرکت ضرور ہو۔ اور حرفاں وہی ہو یا دوسرے۔

اسی طرح لفظ کے دوسرے حرف کا ساکن ہونا بھی ضرور ہے تیسرا حرف کا بھی متھر ہونا ضرور ہے۔ چوتھے حرف کا ساکن ہونا

ضرور ہے حرف چاہے۔ بے۔ ہو یا۔ سین۔ ہو یا کوئی ہو۔ یہ بات قسم میں نہیں ہے۔ کیونکہ قسم۔ تو فعل کے وزن پر ہے دچار حرف تو برابر میں لیکن ان کی حرکت تقدیم و تاخیر کھٹی ہے۔ یعنی قسم۔ کافاں متحرک ہے فعل کا۔ فی متحرک ہے قسم۔ کا۔ سین۔ متحرک ہے لیکن فعل۔ کا عین ساکن ہے متحرک حرف کے مقابلہ میں ساکن حرف لہکا ہے۔ اس سبب سے وزن برابر نہیں ہے۔ قسم کی تقاطع فیاض کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ اس میں ایک حرکت کم ہے۔ کیونکہ تقاطع میں حرف حرکت۔ اور سکون کا برابر اور بالمقابل ہونا ضرور ہے۔ کیونکہ اگر تین حرف کا فقط ہے۔ تو وہ چوہنی رکن کے مقابل میں کم وزن ہے۔ اس لئے اس کی تقاطع علاط ہے۔ جیسے۔ گیا۔ کا وزن۔ فعل۔ کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ۔ گیا۔ میں تین حرف ہیں۔ فعل۔ میں چار حرف ہیں۔ گیا۔ کا وزن کم اور فعل کا وزن زیاد ہے۔ اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ۔ گیا۔ اور۔ فعل۔ ہموزن ہیں۔ قسم۔ اور۔ فعل۔ کی حرکتوں میں فرق ہے۔ یعنی فعل۔ کے پہنچے حرف کو حرکت ہے۔ دوسرا ساکن ہے قسم۔ کا پہلا اور دوسرا دونوں حرف متحرک ہیں۔ اس لئے اس کی تقاطع۔ فعل۔ کے ساتھ نہیں ہو سکتی اسی طرح۔ کافاں۔ کا وزن۔ فعل۔ کے برابر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں اختلاف حرکت نہیں ہے۔ لیکن حرف زاید ہیں۔ اس لئے وزن برابر نہیں ہے۔ جب سکون و حرکت برابر ہوں۔ اور حرف بھی برابر اس وقت لفظ کو رکن کے برابر کہہ سکتے ہیں۔ فرمیں میں حرف برابر لیکن اختلاف حرکت ہے۔ مزاج۔ میں حرف برابر ہیں۔ مگر

اختلاف حرکت کی وجہ سے دونوں کو ہوزن نہیں کہہ سکتے۔ دلوں  
نانا۔ خلا۔ سب فعلن کے وزن پر ہیں۔ اس لئے کہ ان کی حرکتیں معاون  
اور حرف بھی برابر ہیں۔

## حرفوں کے گرنے کا بیان

تفصیل کرنے میں حروف کی تعداد اور حرکتوں کو بڑا خل ہے یعنی جتنے  
حروف لفظ میں ہوں۔ اتنے ہی حروف بھر کے رکن میں ہوں۔  
لیکن ایسا نہیں ہوتا بلکہ کسی صریح کے حرف بھر کے حروف سے  
بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ تفصیل کی بناء حروف مفہومی  
پر ہے۔ مکتبی پر نہیں۔ یعنی تفصیل میں وہی حروف لئے جائیں گے جو کھے  
جاتے ہیں۔ اور پولے بھی جاتے ہیں۔ جن کی آواز آدمی کے منہ سے پوری پوری  
نکلتی ہے۔ اور جو حروف اپنی آواز نہیں دیتے۔ ان کو تفصیل میں شامل نہیں کرتے  
اس لئے عکمن ہے کہ رکن میں حروف کم اور لفظ میں زیادہ ہوں۔ جیسے بھل  
پارخ حروف ہیں۔ لیکن الف بولنے میں نہیں آتا۔ صرف لکھنے میں آتا ہے  
اس لئے تفصیل کرنے میں اس کے چار حرف لئے جائیں گے یعنی تفصیل کرنے  
میں الف کا حساب نہ رہے گا۔ اس طرح لکھنے کے بیکل۔ چونکہ اسمیں  
حروف اول ستحرک ہے اور حروف دوم ساکن ہے۔ حروف سوم ستحرک ہے۔  
حروف چہارم ساکن ہے۔ اس لئے یہ بھی فعلن کے وزن پر ہے۔ یا جیسے  
نی الواقع۔ میں دو حروف یعنی۔۔۔ اور الف۔ بولنے میں نہیں آتے تفصیل  
سے گر جاتے ہیں۔ اس لئے یہ حرف رکن کے حروف سے زیادہ رہتے ہیں۔  
اور رکن کے حروف کم اور تفصیل کرنے کے وقت قاحدہ ہے کہ ان کو نہیں

کھھتے۔ فلوا قع۔ لکھکر ان کی تقطیع مفعول نہ کی جائے گی۔ کیونکہ ان میں بھی جچہ حرف ہیں جو بولنے میں آنے ہیں۔ ہم سخراں ہیں۔ میں ساکن ہیں بفعلن میں بھی جچہ حرف ہیں۔ اور حکتیں بھی براپ ہیں۔ کستہ فی غیر ملغوظی حرف کی پہچان یہ ہے کہ اس پر حرکت اور سکون کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے فلوا قع۔ اور مفعول نہ میں حرف، حکتیں، اور سکون مساوی ہیں۔ حکتیں حرف ملغوظی اور سکون اگر براپ نہیں ہیں۔ تو تقطیع صحیح نہیں ہے۔ خوش۔ خود میں ہم ہیں حرف ہیں۔ لیکن تقطیع میں صرف دو حرف لئے جائیں گے۔ اس لئے کہ اس میں واو معدولہ ہے جو بولنے میں نہیں آتا۔ صرف لکھا جاتا ہے خش۔ خذ۔ بروزن۔ فا ہیں۔ اسی طرح ہے مخلوطہ ہندی بھی حرف میں شامل نہیں ہوتی۔ اور اس کو تقطیع میں نہیں لیتے۔ گھر۔ میں۔ دو حرف لیں گے۔ اس لئے کہ گھر ایک حرف ہندی ہے۔ گھر کا وزن۔ فا ہے اور اس طرح کے جتنے کرن فقط آئینے گے۔ ان کا ایک حرف شمار ہوگا۔

اسی طرح کیا میں یا سے مخلوطہ ہے کیونکہ۔ یہی طبہ ہے میں نہیں آتی۔ اور مخلوطہ آواز دیتی ہے۔ اس لئے یہ بھی فا کے وزن رہے۔

لیکن سکنا۔ جو گز نہ کامانی ہے اور جس کی ہے سخراں بالفتح ہے اس کی تقطیع فرع کے وزن پر ہو گی۔ اسی طرح پیار۔ میں بھی یا سے مخلوطہ ہندی ہے۔ اس کو بھی وزن میں نہیں لیتے صرف ہم حرف لیتے ہیں۔

یعنی پار۔

نون غشہ جو لفظ کے درمیان میں آتا ہے۔ اور اس کے قبل کوئی حرف علیت۔ الف یا سے یا واو۔ ہوتا ہے تو ایسے نون کو تقطیع میں نہیں لیتے۔ جیسے جھونکا۔ میں جچہ حرف ہیں۔ مگر تقطیع میں صرف چار

حرف لئے جاتے ہیں یعنی چوکا۔ فعلان۔ کے وزن پر ہم اور پرکھد آتے ہیں کہ ہمارے مخلوطہ بھی تقطیع میں نہیں لی جاتی۔ اس لئے جھوٹکا تقطیع میں چوکا۔ رہجا تما ہے۔ جانگ۔ کانون بھی تقطیع میں نہیں آیا۔ اس لئے کہ اس کے مقابل۔ الف۔ ہے۔ ڈنیگ۔ کانون بھی تقطیع میں نہیں لیا جائیگا۔ اس لئے کہ اس کے مقابل۔ ے۔ ہے۔

پانڈے۔ رانڈ۔ گیند۔ گونگا۔ گھانس۔ باں۔ سانس۔ بچانس تقطیع کرنے کے وقت۔ پاؤ۔ راؤ۔ گید۔ گوگا۔ گھاس۔ باں۔ ساس پاس لکھے جائیں گے۔

لیکن اگر قبل نون غنہ کوئی حرفاً علت نہیں ہے۔ تو ایسا نون تقطیع میں لیا جاتا ہے۔ جیسے رنگ۔ جنگ۔ گنگا۔ اور وہ نون ساکن جس کے آگے پیچھے کوئی حرفاً علت ہوتا ہے۔ تقطیع میں نہیں لیا جاتا۔ جیسے کنوں۔ میں و نون ہیں تقطیع میں دلوں گر جاتے ہیں۔ صرف کوئی رہجا نہ ہے۔

کیونکر۔ میں جچھے حرفاً ہیں۔ اس میں سے۔ ے۔ نون۔ دلوں گر جاتے ہیں۔ کو کرہ جاتا ہے۔ جو فعلان۔ کے وزن پر ہے۔

## حرفوں کے پادہ ہو جائیں کاپیا

بعض حرفاً ایسے ہیں جو لکھنے میں نہیں آتے مگر بولنے میں زبان سے نہ سکلتے ہیں۔ ان کو محفوظی غیر مكتوبی کہتے ہیں۔ یہ سب تقطیع کرنے میں لئے جاتے اور عرضی ان کو تقطیع میں لکھنے ہیں۔ کہ وزن کے حرفاً برابر ہوں جس حرفاً پر تشدید ہوتی ہے وہ دو دفعہ بولنے میں آتا ہے لیکن قاعداً

امانو سی کے موافق ایک حرف لکھا جاتا ہے۔ سرف شعر تقطیع کرتے وقت انکو دو دفعہ لکھتے ہیں۔ اور یہ بات عوضیوں کے پیال بائز ہے۔ جیسے تکلف۔ کے لام کی تشدید ہے۔ لام دو دفعہ بولنے میں آتا ہے۔ حالانکہ ایک لام لکھا ہوتا ہے۔ اور یہی اصول املا ہے۔ لیکن تقطیع کرنے کے وقت اس میں دو لام الگ الگ لکھے جائیں گے۔ ایک ساکن ہو گا ایک متحرک۔ اس طرح تکل۔ لف فولن۔ کیونکہ تکل۔ فتو کے پر ایر ہے۔ لف بن کے ہوزن ہے۔ سحر ۵

نہ باقی رہی مشنو می کی ہوس  
زیادہ تکلف تکلف ہے بس

اس کی تقطیع اس طرح ہوگی۔ نباقی۔ فولن۔ رہی سٹ۔ فولن نوی کی۔ فولن۔ ہوس فعل پ۔ زیادہ۔ فولن۔ تکل لف۔ فولن۔ تکل لف فولن۔ ہبس فعل۔ اس تقطیع کرنے سے ایک بات اور بھی معلوم ہوئی۔ کہ جب تقطیع کرنے میں ایک لفظ رکن بھر کے برابر نہیں ہوتا۔ تو کچھ حرف دوسرے لفظ کے ملایتے ہیں۔ تقطیع کرنے میں رکن کا پورا ہونا ضرور ہے اگر تقطیع کرنے میں ایک لفظ کے آدھے حرف ایک رکن میں ملکر آدھے دوسرے میں مل کر مل ہو جائیں تو کچھ حرج نہیں ہے۔ جیسے اس شعر میں رہی سٹ۔ فولن۔ نوی کی۔ فولن۔ اگرچہ رہی سٹ کوئی بامنی لفظ نہیں ہے۔ مگر تقطیع کا وزن اپنے کرنے کے لئے بمنوی کا سٹ۔ کاٹ کر رکن میں ملادیا کہ وزن پورا ہو جائے۔

الف مددودہ میں ایک حرف لکھا جاتا ہے۔ مگر تقطیع میں اس کے دو حرف لئے جاتے ہیں۔ جیسے آنا فولن۔ کے وزن پر ہے۔ اس کو اس

طرح لکھیں گے۔ ۱۱۰۰ فتن۔ آدم فتن کے وزن پر ہے۔ اس کو ان طرح لکھیں گے۔ ۱۱۰۰ فتن۔ اسی طرح۔ آپ۔ آگ۔ آس۔ آم۔ آج میں دوالف لکھیں گے۔

بعض لفظوں میں۔ واو پر ایک سہزہ لکھتے ہیں۔ تقطیع میں اسکے دو واو نئے جاتے ہیں۔ جیسے روٹ۔ موٹ۔ طاؤس۔ اس نئے کہ ان میں بولنے میں دو حرف آتے ہیں۔ اگرچہ ایک حرف لکھا جاتا ہے ”رووف“ کا وزن فرعوں ہے۔

فارسی کی انفافت یعنی جب زیر کو اتنا بڑھا کر بولتے ہیں کہ اس سے ایک حرف یعنی تے پیدا ہونی ہے۔ اگرچہ لکھنے میں نہیں آتی۔ گر تقطیع میں حساب لگایا جاتا ہے اور عوضی اس کو وزن کرتے وقت لکھتے ہیں جیسے ع عروس سر جمن۔ صدقے بوباس پر تقطیع عروس سے فھولن۔ جمن صد۔ فولن۔ قبوبا۔ فولن سپر فعل۔ عروس کے زیر نے۔ کی آواز دی۔ اس نئے تقطیع میں اس کے پانچ حرف نئے گئے۔

## کرن حروف کا گراما شاعر کو جائز ہے

یہ تو اور پر معلوم ہو چکا کہ کستومی غیر ملغوظی حروف اردو میں تقطیع سے خارج ہیں۔ یعنی جو حرف لکھتے جاتے ہیں۔ اور ان کی آواز منہ سے نہیں نکلتی۔ وہ عوضیوں کے پہاں نہیں۔ نئے جاتے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی نظم کی وقوف سے موثر ہو کر شعر اسے اردو نے بعض حروف کا گراما جائز کر لیا ہے۔ یعنی بعض حروف جو بولنے میں آتے ہیں اور لکھنے

میں بھی آتے ہیں۔ ان کو مکتوبی غیر ملفوظی زبردستی بنالیتے ہیں۔ اور ان کو ملفوظ میں اوپنیں کرتے یعنی وہ حرف زبان سے نہیں بلکہ اس لئے تقطیع سے خارج ہو جاتے ہیں۔ اس قاعدہ کا روایج بڑھتا جاتا ہے اور لوگ اس میں زیادتی کرتے جاتے ہیں۔

لیکن یہ گزنا ائمہ وقت صحیح ہے۔ جب حرف لکھنے میں تو آتا ہوں گے لیکن یہ اپنی آواز نہ دیتا ہو۔ یہ چند حرف میں۔ جیسے ہندو الفاظ کی یا مہول۔ اس کا گرانا نام شعر انے جائز کر لیا ہے۔ سحر ۵

آدمیت یہ ہوتے ہے

غیر ممکن کسی سے جی ہے

تقطیع۔ آدمیت۔ فاعلان۔ ہیو۔ تھے۔ مفعلن۔ پہلے فعلان۔  
غیر ممکن۔ فاعلان۔ کسی سمجھی۔ مفعلن۔ بھلے فعلان۔

اس میں سے کی یا مہول تقطیع سے گرگئی۔ صرف سین بان سے نکلا۔ لکھنے میں تو دونوں حرف لکھے گئے۔ مگر پڑھنے میں زبان سعدوں کی حرف اوکریں۔ تو شعر کی موزوں نیت میں فرق آتا ہے۔ اسی سبب سے موزوں طبع ایسے حرف اوپنیں کرتے۔ عوام غلطی سے اوکر جاتے ہیں۔ تو شعر ناموزوں معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ سے۔ سیزان بھر سے خارج ہے۔ ہیو اس طبق میں کسی سمجھی۔ لکھا۔ اور مفعلن کے وزن پر لیا ہے۔

یا مہول کے علاوہ ہندو تقطیوں میں سے یا معرفت کو بھی

گرا دیتے ہیں۔ سحر ۶

اٹھ گئے آدمی رات کو تم تو

تفصیع۔ اٹ گیے ॥۔ فاعلان۔ دراکم۔ مفاعلن۔ تم تو فعلن۔ آدمی کی۔ سے تفصیع سے گردگئی۔ یا سے معروف اگر درمیان لفظ میں ہو جب بھی تفصیع سے گرا سکتے ہیں۔ نہیں میں نون غنہ تو تم کو معلوم ہے کہ جب یہ لفظ درمیان الفاظ میں آتا ہے تو نون ضرور گر جاتا ہے۔ اور لفظ۔ بنی۔ رہ جاتا ہے۔ بنی کی۔ سے۔ کو بھی شاعروں نے گرانا جائز کر لیا ہے جیسے

**سحرہ** پاؤں سو جاتے ہیں ہوتا ہیں سونا اپنا

تفصیع۔ پاؤ سو جا۔ فاعلان۔ تہہوتا۔ فعلان۔ نہ سونا۔ فعلان۔ اپنا فعلان۔ اس مضرع میں۔ ہیں۔ کا۔ ہیں۔ نہیں۔ کا۔ ہیں تفصیع سے گر گیا اگر ہیں۔ اور نہیں کو ایسا بڑھا کر پڑھیں کہ ان کے سب حرفاں سے ادا ہوں۔ تو مضرع نامندہ وال ہو جائے گا۔

اس لئے مشہور ہے کہ شعر کے پڑھنے کے لئے طبیعت کا موزوں سو نا ضروری ہے۔ اصل یہ ہے کہ ہر شخص تو قاعدہ عوض سے واقف نہیں ہوتا وہ ہر لفظ کو پورا پورا ادا کرنا چاہتا ہے۔ اس وجہ سے شعر ناموزوں معلوم ہوتا ہے۔

اسی طرح۔ نہیں۔ وہیں۔ کہیں۔ میں۔ ہیں۔ پتیں۔ کریں۔ رہیں۔

**سُنیں۔** ان کی سے معروف ہو یا مجوہول گرانا جائز ہے۔

اور ہندی الفاظ کی معروف سے جیسے۔ روئی۔ چاندی۔ ایسی۔ ویسی کا گرانا جائز ہے۔ لیکن الفاظ عربی یا فارسی میں یا سے معروف ہو تو اس کا گرانا بین القصی ناجائز ہے۔ اور اس کو خطابے شاعر سمجھنا یا یہ بھی جیسے بلندی قطبی۔ اسیری۔ غربی۔ شاعری اور جماں کیں ایسا ہوا سے علطی سمجھنا چاہئے۔ الفاظ ہندی میں شاعر کو اختیار ہے کہ یا سے مجوہول کو

تقطیع سے گرائے یا نگرائے۔ اب ہم ایک مثال میں دونوں صورتیں  
سمجھاتے ہیں۔

خاص کمرے میں اب کچھری ہے

تفطیع۔ خاصکم ہے۔ فاعلان میٹ کچھ۔ مفاعلان۔ رمی ہے۔  
 فعلن۔ اس ہیں۔ کمرے۔ اور۔ ہے۔ کے سب رفت تقطیع میں آئے۔ اور  
ایسے مجہول بھی نہیں گرامی لئی ہے۔

اب کچھری ہے خاص کمرے میں

تفطیع۔ اب کچھری۔ فاعلانہیں۔ بخا۔ مکرم۔ مذاعلان۔ رے مے فعلن۔ اس  
اس سے کی۔ ہے۔ پڑھنے میں نہیں آئی۔ اس لئے ساقط ہو گئی۔ باوجود  
مزودن مہونے کے شعر کا کوئی حرف لفظ میں نہ آئے تو سمجھ لو کہ ساقط ہوا۔  
اب اگر شاعر نے ایسے رفت تو گرا یا۔ ہے۔ جس کا گرانا از روے فن۔ جمہور نے  
چاہئے کر لیا ہے۔ تو کچھ حرج نہیں ہے۔ اور اگر ایسا رفت گرا یا۔ ہے جس کا  
گرانا جائز نہیں ہے۔ تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ شعر ناموزود ہے  
جمع کے حرف۔ سے نون۔ کو جیسے۔ غزلیں تظمیں۔ آنکھیں۔ اور واؤ  
نوں کو جیسے کہو ترول۔ اخباروں۔ میں۔ ہے گردھی۔ ہے۔ لیکن بعض نوگ اس کا  
گرانا ناجائز سمجھتے ہیں۔ سحر ع

ان روزوں مور دستم و جور اور میں

تفطیع۔ ان روز مبنی عول۔ مور دیں۔ فاعلات۔ متوجر۔ مفاعیل اور  
ہیں۔ فاعلات۔ اس میں رذول کا داؤ۔ نون تقطیع سے گر گیا۔

دہنہ پڑا تیروں کا تواروں کی بوجھا رہی

تفطیع۔ مسہ پڑا قی۔ فاعلان۔ رکھ تلو۔ فعلان۔ رکھ بوجا۔ فعلان

رہوئی۔ فعلن۔ اس میں بھی۔ تیرول۔ تلواروں۔ کا واؤ نون۔ تقاطع سے  
گر گیا۔ ع

حوریں پلو میں ہوں اور جنت میں کاشانہ رہے  
اس میں۔ حوریں۔ کا۔ے۔ نون۔ میں۔ کا۔ے۔ نون۔ تقاطع سے  
گرتا ہے۔

جو۔ تو۔ سو۔ یعنی الیسا واؤ جس کے قبل مجبول پیش ہواں کا نقطہ  
گراوینا جائز ہے۔ د آغ۔ ع  
کس کو رکھوں نظر میں میں اپنی  
تقاطع کسکر گکو۔ فاعلاتن۔ نظر میں۔ مفاظعن۔ اپنی فعلن۔ اسیں،  
کس کو کا واؤ تقاطع سے گر گیا۔ ع  
سحر و سمل کی مانگوں جودعا  
تقاطع۔ سحر۔ے وص۔ فاعلاتن۔ گکب ماکو۔ فاعلاتن۔ چدعا۔ قیاعن۔ اس  
میں۔ جو۔ کا۔ واؤ تقاطع سے گر گیا۔

قا عده۔ تہامہ مہندی الفاظ کے۔ واؤ۔ جن کے قبل ضم مجبول  
یا معروف یا فتح ہو۔ جیسے۔ رکھو۔ حکھو۔ سندو۔ دکھو۔ آو۔ جاو۔ با۔ چلو۔  
گھر لیو۔ لٹو۔ یا۔ پانچسو۔ وغیرہ۔ ان کا گرانا میں الفصی جائز ہے مگر لفظ  
فارسی یا عربی کا واؤ گرانا جائز نہیں ہے۔ جیسے پلو۔ خوشبو۔ وغیرہ  
اسکم کے اول میں اگر الف ہو اور وہ درمیان الفاظ میں ہو تو اس کا  
گرانا جائز ہے۔ ”مگر اتنا تو عرض کرتا ہوں“۔ تقاطع۔ مگر تنا۔ فاعلاتن۔  
تعرض کر۔ مفاظعن۔ تما سوں۔ فعلائ۔ اس میں اتنا کا الف گر گیا۔  
اسی طرح۔ اکیم۔ انس۔ اگر۔ ادب۔ ان سب کا الف گرانا جائز ہے

اس میں الف اردو ہو یا فارسی یا عربی۔

اسی سے ہندی کے آخر میں جو الف آتا ہے۔ اس کا گرانا بھی جائز

ہے۔ ۴۵

اندھیرا چھا یا ہے تارکیں آج دنیا ہے

تفصیل اور رہ چا۔ مفاظتیں۔ یہ ہر تاری۔ فعلاتن۔ کس آج ہدن۔  
مفاظتیں۔ یا ہے فعلتیں۔ اس میں۔ اندھیرا۔ اور چھا یا۔ کا الف شاعر  
نے گرا دیا۔ اور یہ جائز ہے۔ افعال مہدی کے آخر میں جو الف آتا ہے۔  
اس کا گرانا بھی جائز ہے۔ ۴۶

میں آیا جوتیں میں جان کی

میں آئے بمحض۔ جتنی مجا۔ مفاظتیں۔ نافی۔ فعلتیں۔ آیا فعل ہنی  
ہے۔ اس کا الف آخر گر گیا۔ اس کے علاوہ۔ جو۔ کا وابھی گر گیا۔ کی کا الف  
اول گر گیا۔

اضافت مہدی کی الف آخر بھی گر جاتا ہے۔

۴۷ جب دن سے ہے خال رُخ کا سودا۔ جب دن س مفقول۔  
ہنال رُخ۔ مفاظتیں۔ کسودا۔ فعلون۔

لیکن فارسی۔ عربی۔ الفاظ کے آخر میں جو الف آتا ہے۔ اس کا گرانا  
جائز نہیں ہے۔ اسم فارسی۔ عربی کے آخر میں ہے۔ ہوز سو تو اس کا  
گرانا بھی جائز ہے۔ ۴۸

مشل دل جامہ پارہ پارہ ہوا

تفصیل مشل دل جا۔ فاظ علاوہ۔ پیار پا۔ مفاظتیں۔ رہوا۔ فعلتیں۔ اس میں  
جامہ اور پارہ کی ہے۔ تفصیل سے گر گئی۔ ۴۹

کس شاہ کی بارگاہ دل ہے  
تفطیع۔ کس شاہ مفعول۔ کہ بارگاہ مفاسد مہل ہے۔ فولن۔

اس میں یاۓ معروف گرادی۔ ع  
قسم گنگا کی تم کو صاف کہو  
اس میں بھی یاۓ معروف گرگئی۔

داغ۔ ع تھی لو محبکورہ و ان عدم  
محبوب کا واو گرگیا۔

دراغ۔ ع دل نے اس بزم میں بھا تو دیا  
تو کا واو گرگیا۔

صادق القول نہیں دوسرا محبوب  
دوسرا کا الف گرگیا۔

ع ہے شرم سے نیل پانی پانی  
پہنچے پانی کی۔ سے۔ گرگئی۔

ع علم اپنے واسطے ہے نہ رہنے واسطے  
اپنے کا الف گرگیا۔

ع بتول کے در سے مقدر مجھے جدانکرے  
کے۔ سے۔ کی۔ سے۔ گرگئی۔

مصدر کے آخر میں حوالہ آتا ہے۔ جیسے آنا جانا۔ کھانا۔ دیکھنا۔  
اس کو بھی لوگ گرادیتے ہیں۔ مگر ثقات شعر استیاڑ کرتے ہیں۔

وزن سے کان آشنا کرنے کا یہ طریقہ اچھا ہے کہ جن حروف کو  
شاعر نے تقطیع سے گرادا یا ہے۔ ان کو ذہن میں محفوظ رکھا جائے۔

تفظ کرنے کا سب سے بڑا راز یہ ہے کہ گرنے والے حرف اور زیادہ مل جائے  
والے حرف کی شناخت پیدا کی جائے۔ اس میں آواز کو بڑا دخل ہے۔ اردو  
میں کثرت سے حرف ہوتے ہیں۔ کیونکہ بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی  
حرکتیں ارکان بجور کے خلاف ہیں۔ جیسے۔ متفا۔ چار حرف کا رکن ہے  
اور اس میں تین حرکتیں ہیں۔ زبان منہدی میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے  
جس میں چار حرف ہوں اور تین حرکتیں ہوں۔

عربی الفاظ جو اردو میں مستعمل ہیں۔ ان میں بہت کم بعض میں تین حرکتیں  
ہیں۔ جیسے۔ رفقا۔ فصحا۔ اسی طرح۔ فعل۔ میں بھی چار حرف اور تین حرکتیں ہیں  
اردو والوں کو لیسے موقع پر مجبور ہو کر حرف گرانا پڑتے ہیں۔ وہ کیا کرتے ہیں؟  
ایک سہ حرفی لفظ کے آخر حرف ساکن کو گرا کر دوسرے لفظ متاخر سے  
ملادیتے ہیں یعنی حرمت وہی گرتے ہیں جس کا گرانا حائز ہے۔ جیسے سنو  
رکھو۔ مو۔ تپو۔ جو۔ سو۔ تو۔ اضافہ معروف۔ تو۔ گوکھرو۔ ٹھنگرو۔ چلنو۔ کا  
و اور گرا دیتے ہیں۔ اف۔ کام۔ جیسے آنا۔ آپ۔ آڑا۔ آستین۔ جب  
درمیان کہمہ میں ہوتا ایک، افت گرا دیتے ہیں۔

الف و سل۔ بیسے اگر۔ ایسے۔ اکبر۔ آشر۔ او جبل۔ ایک۔ اہل جب  
درمیان مضرع میں ہوتا گرا دیتے ہیں۔

یا الف آخر اسم منہدی جیسے۔ اتنا۔ ذرا۔ حجھڑا۔ ٹولرا۔ گرا دیتے ہیں۔

یا الف مصدری جیسے۔ جانا۔ کھانا۔ پینا۔ گرا دیتے ہیں۔

یا ایسے مجھوں جیسے۔ چے۔ اٹھے۔ بٹھے۔ دیکھے۔ یا حرفوں میں جیسے  
ایسے۔ دبے۔ اتنے۔

یا اسماں جیسے۔ زہ کے۔ ٹکڑے۔ روکھے۔ پھیکے۔

یا یا۔ معرفہ مہندی جیسے۔ روٹ۔ دھی۔ جی۔ جھی۔ مولی۔

یا ہائے ہوز۔ گلہستہ مقابلہ معافہ۔

یا داؤنون جمع کا جیسے۔ نظر دل۔ روز دل۔

یا۔۔۔ نون جمع کا۔ جیسے کیلئے پبلیں پبلیں

یا چوتھا حرف ساکن جیسے۔ دوست۔ پوست۔ چاشت۔ راست

جہ پہ اتفاق شعر اگرداویسے جاتے ہیں۔

مذکورہ بالا حروف اکثر تنظیم کرتے میں گرداتے ہیں۔ حالانکہ روزمرہ کی  
گفتگو میں ان میں سے کوئی حرف لکم کر کے نہیں بولا جاتا۔

وجہ یہ ہے کہ ارکان بجوار اردو زبان کے لب والجہ کے خلاف ہیں۔

تین چار چار حرکتیں اردو میں متواتر نہیں آتی ہیں۔ اس لئے سینو تم  
کے واو کو جو ساکن ہے۔ گرا کر تین حرکتوں کو تبع کر لیتے ہیں۔ اُس وقت  
سُن تم متفاکے وزن پر موجا تا ہے۔

بالیسا سہ حرفي لفظ جس کا اول و آخر ستحک۔ اور بیچ کا حرف ساکن  
ہو۔ اردو میں نہیں ہے۔ اس لئے تم جو کا واو گرا کر تم منج۔ فعل کے وزن  
پہنچایتے ہیں۔

یا ایسا دو حرفی لفظ اردو میں نہیں ہے۔ جس کے دونوں حرف  
ستحک ہوں۔ اس لئے۔ چلو۔ کے۔ واو کو گرا کے۔ چل۔ کو۔ ففع کے وزن  
پہنچایتے ہیں۔ کیونکہ اردو میں ایسے مہندی چوحرفی لفظ نہیں ہیں جنہیں متواتر تین  
حرکتیں ہوں۔ جیسے سبھری۔ قمری۔ یا کلمہ چوحرفی جس کے چاروں  
حروف ستحک ہوں۔

جیسے۔ ضربت میں ہیں۔ اس سنبھال کر نشر درست ہوئی۔

کہ اردو لفظ کے حرف ساکن گرا کر متھر ک حروف کو ملا کر حکتوں کو زیادہ کیا جائے۔ اور ارکان بجور کے موافق بنایا جائے۔

اسی ضرورت کے وقت عربی لفظ کے حروف بھی گرا کر دزن بجور پورا کر لیتے ہیں۔ اور مصرع اسی وقت میزول معلوم ہوتا ہے جب گرے ہوئے حرف کو زبان سے نہ ادا کیا جائے۔ جیسے لفظ مقابلہ شش حرفی ہے۔ آخر سے ہے۔ کو گرا دیتے ہیں داغ ۵  
ہے ناتوان عشق محمد میں پہلوال رستم سے ہو مقابلہ کب اس نجیعت کا اس میں اگر کوئی مقابلہ کی ہے۔ کو ظاہر کر کے پڑھے تو شعر ناموزد ہو گا۔ صرف مقابلہ پڑھنا چاہئے۔

یا غیر متھر یعنی ساکن حرف کو حرکت دیتے ہیں۔ جیسے لفظ خون سہ حرفی ہے۔ پہلا حرف متھر ہے۔ یعنی خن۔ کو پش ہے۔ اور آخری دونوں حرف ساکن ہیں لیکن شاعر نے تقطیع کی حاصل سے نون کو متھر کر دیا۔

داغ ۶ ~~ل~~ بخشندے اُس ب سفاک کو اے دا جرشر خون ہی مجھے میں نہیں خون کا دعا کیسا اس کی تقطیع اس طرح ہوگی۔ خو۔ بخ۔ فاعلاتن۔ نون کو ساکن پڑھو گے تو شعر ناموزول معلوم ہو گا۔ نون کو متھر ک پڑھو گے شعر موزول معلوم ہو گا۔

رنج۔ سہ حرفی لفظ ہے جیم۔ ساکن ہے۔ شاعر نے اس کو بھی حرکت دیدی ہے۔

وَلَعْ. ع رنچ کی جب گفتگو ہونے لگی  
 تقطیع رن جکی جب۔ فاعلان۔ گفتگو ہو۔ فاعلان۔ نے لگی۔ فاعلن  
 رنچ کی جیم۔ کونز بر دے کر پڑھو گے تو شعر موزوں ملدم ہو گا  
 بیکار۔ کا حرف آندر ساکن ہے مگر ضرورت شاعری سے اسکو تحریر  
 کر لیا ہے۔ جیسے۔ ع  
 کو جب تھم یہ ہے بہیا زیما  
 تقطیع کہو جب تھم۔ مفاعیل۔ یہے بیجا۔ مفاعیل۔ رہیڑا۔ فولن۔ اس  
 میں۔ رے کے۔ کونز بر دیکر۔ پڑھو گے۔ تو شعر موزوں ہو گا۔  
 غش۔ دو حرف لفظ ہے۔ دوسری حرف ساکن ہے۔ مگر تقطیع کی  
 غرض سے حرکت دیدی۔

ع۔ غش آجائما ہے اسکو آنکھ سنتے جب پانچھلی ہے  
 تقطیع۔ غشا جاما۔ مفاعیل۔ ناس کو ॥۔ مفاعیل۔ کسے جب ॥۔ مفاعیل  
 کملتی ہے۔ مفاعیل  
 قاعدہ۔ جو حرف شعر موزوں پڑھنے میں اپنی آواز نہ دے کے۔  
 یعنی تقطیع میں نہ آئے۔ وہ تقطیع اس نہیں لیا جاما۔ اگر وہ حرف ایسا ہے  
 جس کا گرانا شعر اسے جائز کر لیا ہے۔  
 یعنی سنبھلی کا وائے۔ یا یا یا مجھوں دعروف۔ الف۔ جمل نوان  
 غثہ۔ الغ آخر اسم مہندسی۔ الفاء مہنسے ہو ز۔ حرف چهارم ساکن غیر  
 تو کہیں سے گے۔ اس کو شاعر سے گراہ یا سمیہ۔

اوہ اگر ایسا حرف۔ یہ جس کا گرانا ہے۔ ایسا شعر ادا مہارت  
 ناجائز ہے اور وہ تقطیع میں نہیں آتا۔

جیسے عزیز کا عین غور کا نہیں بنتی کی ہے۔ اسی طرح کا  
قاف، لام، سیم، وغیرہ کہیں گے کہ یہ شعر ناموزول ہے۔ جیسے  
اس عورت نے آخ ملا یا اُسے  
اس میں عین تقطیع سے گردیا ہے۔

تقطیع اُسورت، فولن، نا اخ، فولن، بلا یا فولن۔ اسے فعل جب  
لفظ کے پورے حرفاً ادا کرنا مقصود ہوتے ہیں۔ تو اشعار سے بولتے  
ہیں۔ اور اس حرفاً کو تنفظ میں ادا کرتے ہیں۔ تمہیں اختیار ہے سنکر  
فولن کے وزن پر موزول کرو۔ یا فعلن کے وزن پر کہو۔ ”چبو“ کو فو  
کے وزن پر کہو۔ یافع کے وزن پر ”اگر کوئی“ کو منفاعیں کے وزن  
پر کہو۔ یا منفاعیں کے وزن پر۔

مگر خوب یاد رکھو گرانا انہیں حروف کا جائز ہے جنہیں شعر نہ تلقیع  
ہو کر جائز کر لیا ہے۔ اگر کوئی اس قاعدے اور کلیے کے خلاف کسی دوسرے  
حرفاً کو گراستے گا تو وہ کلام ناموزول ہو گا۔

یہ بھی یاد رکھو جس حرفاً کو گرا اوس کو تقطیع کرنے میں نہ رکھو۔

قاعدہ۔ کبھی ایسا ہونا ہے کہ دو حرفي تلفظ کے حرفاً ساکن حرکت  
دیتے ہیں۔ لیکن اس وقت جب کسی مابعد و اسے حرفاً کو گرا مقصود ہو تو  
یہ۔

چل، او، دل۔ اس کا وزن حقیقت میں بفولن ہے لیکن او  
میں، او، حرفاً الف، وصل ہے۔ اور د، بیچ میں ولق ہوا ہے۔ شاعر کو  
اختیار ہے اسے تلفظ میں ادا نہ کرے۔ اس صورت میں لام، کو ضرور حرکت  
پیش کی دی جائے گی۔ یعنی۔ چلپو دل۔ لیکن قبولن کے وزن پر بنالیں گے۔

اردو میں ایسا بہت ہوتا ہے۔

لیکن یہی حرف الف رکن اول میں ہوتا یعنی۔ اودل چل۔ تواں  
کے گرانے کا اختیار شاعر کو نہ ہوتا اور اسے ضرور میغولون کے وذن پر  
لانا پڑتا۔

یعنی الف جب رکن کے اول میں آتا ہے تو اسے نہیں گرا سکتے۔

## بھروں کا پیان

جس میزان میں شعر کو تو سلتے ہیں۔ اس کا نام۔ بھر ہے کل مشہور  
بھروس انیس ہیں۔ ان میں سے پانچ بھروس خاص عربی کے لئے ہیں۔ باقی  
عربی اور فارسی دلوں میں آتی ہیں۔ دو چار ایسی میں جن میں اردو کے  
شاعر کچھ نظم کر لیتے ہیں۔ پرانے شاعر لشکل بھروں اور لشکل زمین میں کہہ  
لیتے تھے۔ مگر حال کے شاعر اپنے لشکل بھروں میں اور لشکل زمینوں میں کہنا  
موقوف کر دیا۔ اور اب یہ رواج ہو گیا ہے۔ کہ سہل زمین ہو اور سہل بھرو۔  
جو طبیعت کو گال نہ معلوم ہو۔

بھرسالم۔ اس کو سمجھتے ہیں کہ جب طرح بھر کے رکن بنائے گئے۔  
اسی طرح پورے پورے مستعمل ہوں۔ کچھ کمی بیٹھی اسیں نہ ہوئی ہو۔  
عموماً ہر ایک بھر ایک شعر کی ترازو ہوئی تھے۔ یعنی دو مصروعوں کی  
میزان ہے۔ ایک مصروع میں چار رکن اور پورے شعر میں آٹھ رکن  
ہوتے ہیں۔

بعضی بھروس جچہ رکن ہوتے ہیں۔

غیر سالم دو بھر ہے جس کے رکن سے کوئی حرف کم کر لیا ہو۔ یا پڑھا

ویا ہو۔ جیسے مفاسیلین۔ جو بھر ہزج کا ایک رکن ہے اسکے آخر میں نون  
کے قبیل ایک الف ن زیادہ کر دیتے ہیں۔

یا مفاسیلن کے آخر سے حرفاً نون کم کر دیتے ہیں۔ اس کمی بیشی کا  
نام ”زحافت“ ہے۔ ہر زحافت کا خاص نام ہوتا ہے۔ جو بھر کے نام کے ساتھ  
لکھا جاتا ہے۔ زحافت سے بھر کی فتواد زیادہ ہوگی۔

”بھر ہزج مثمن سالم“۔ مفاسیلین۔ مفاسیلین۔ مفاسیلین۔  
ایک شعر میں دوبارہ ہزج لفظ میں مسرتی آواز کو سمجھتے ہیں۔ چونکہ اس بھر  
کی نظم زیادہ دلکش ہوتی ہے۔ اس واسطے اس کا نام ہزج رکھا گیا۔  
”مثمن“ اس لئے کہتے ہیں کہ پورے شعر میں آٹھ رکن ہوتے ہیں اور  
سالم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بھر پوری ہے کوئی زحافت نہیں آیا۔

مطلع ۱۔ نہیں مکن نظارہ عارض رنگیں جانال کا  
کیا۔ ہے آئینے نے کام دیوار گلستان کا  
تفصیل نہیں مکن۔ نظارہ ایسا۔ مفاسیلین۔ رنگی۔ مفاسیلین  
نجانا کا۔ مفاسیلین۔ کیا ہے ॥۔ مفاسیلین۔ یعنی نے کا۔ مفاسیلین۔ دیوارے  
مفاسیلین۔ گلشن ناکا۔ مفاسیلین۔

اس تفصیل میں نہیں۔ جانال۔ اور گلستان کا نون غنہ تفصیل سے  
گر گیا۔ عارض۔ اور دیوار۔ کی اضافت۔ نے ایک ایک حرفاً۔ سے۔ زیادہ  
کر دیا۔ سے۔

مطلع ۲۔ زالا یہ اثر دیکھا جیا۔ زلف شیگوں کا  
بنائے مشک ہر قطہ سجا۔ جسم صرفوں کا  
زالا یہ۔ اثر دیکا۔ جیا لے زل۔ فرش اگو کا۔ بنائے مش۔

گھر قدرہ - سحابے چش - سپر غوکا - ۵

مطلع تصور دل کو روئے میں ہے کس کافر کی کاٹل کا  
کہ تاراشک میں ہے میرے عالم تار سنبل کا  
تصور دل - مفاعیلن - کروئے میے - مفاعیلن - ہس کافر -  
مفاعیلن - کاکل کا - مفاعیلن - کتارے اش - مفاعیلن - کے ہے میے  
مفاعیلن - رعائم تا - مفاعیلن - رسن مُل کا مفاعیلن - تصور کے داؤ کو  
تشدید ہی اس سبب سے دو لئے گئے۔

## ان اشعار کی تقطیع کرو

مرا سینہ ہے مشرق آقاب داغ چیرنا کا طبع صبح مشرح اک ہے میرے گیاں کا  
اکیلے کا کمیں وو سکشوں سے زوال پتا ہو ڈوپہ لکھ سینے پر سنبھالو کب سنبھلتا ہو  
وفا سے ضم و تجھے اے دشمن اہل فاکیوں ہو مرا ملتا ہو کیا آہیں یہ انداز جفا کیوں ہو  
فنا کیسی تقاضی کیسی جب اس کے آشت ناٹھرے  
کبھی اس گھر میں آنکھے کبھی اس گھر میں جاٹھرے  
ہزار دل خواہیں ایسی کہ ہر خواہیں پدم ننکے  
بہت ننکے مرے ارمان لیکن بھر بھی کم ننکے  
چکماوے چاشنی شرب دیدار تھوڑی ہی دم آخر تو کرے خاطر بجا ر تھوڑی ہی  
مجت زگ درجاتی ہے جب دل دل سے ملتا ہے۔  
مری جاں چاہئے والا بڑی مشکل سے ملتا ہے۔  
نہ کیوں ہو مرتبہ اعلیٰ علام الدین صابر کا  
جسے دیکھو ہے متوا لاعلام الدین صابر کا

سخن سرکار ہے تیری صدین الدین اجمیری  
 نہ آئے لیکے وہ کوثر نہ لانے ساتھ حوروں کو اکیلے خلد سے آدم جو نکلے بھی تو کیا نکلے  
 صبا میری زبانی اس مگل رعناء سے یہ کہنا اوہ ہر بھی آنکھ اور ہنے والے خانہ دلکے  
 منگاہ یا رہبستی میں بھی ہٹ یا رکسی ہے مراول حجھین لینے کے لئے تیار کسی ہے  
 یہ کیسے بال کمجرے ہیں یہ صورت کیوں بُنی عکلی تمہارے دشمنوں کو کیا پڑی ہمیرے ماتھ کی

"بھرہ زن مسین" - مفاغیلین - مفاغیلین - مفاغیلین  
 ایک شعر میں دوبار۔ اسی بھر کے رکن آخر میں ما قبل نون ایک الف زیادہ  
 کر دیا گیا۔ اس کا نام تبیغ ہے۔ لغت میں تبیغ پورا کرنے کو کہتے ہیں  
 اس لئے اس بھر کو مسین کہتے ہیں۔ بھرہ زن سالم اور بھرہ زن مسین دونوں  
 کو ایک شعر میں لکھ سکتے ہیں۔ یعنی ایک مصرع سالم ہو اور ایک مصرع  
 مسین۔ تو شعر کے نزد کیا جائز ہے۔

مطلع کھلا جس کا دہان حرص وہ رہتا ہے چکر میں  
 عرب کیا جام مے گوش میں ہے اور آئندہ گھر میں  
 تقطیع کلائے جسکا۔ مفاغیلین۔ دہانے حصہ۔ مفاغیلین۔ صوہ رہتا۔ مفاغیلین  
 ہچک کر دیں۔ مفاغیلین۔ صریح ہو جا۔ مفاغیلین۔ مے گوش۔ مفاغیلین  
 ہجھے اور ا۔ مفاغیلین۔ پنهان گر دیں۔ مفاغیلین  
 قاعدہ۔ نون غنہ جب آخر مصرع میں ہوتا ہے۔ تو تقطیع میں ضرور  
 لیا جاتا ہے۔

### ان شعائر کی تقطیع کرو

نہیں ستائی کی بھنس گیا جو دام گیسوں میں نہ ہے تسبیح میں تاثر اس فہب کی نہ جادوں

دکھائیں کس طرح تڑپن دل مضر کی ڈرتے ہیں  
کھٹھر جاتا ہے یہ ظالم وہ جس دم را تھا وہ رتے ہیں  
کباب سچ ہیں ہم کروں یہ سو بدلتے ہیں  
جل اٹھتا ہے جو یہ پلو تو وہ پلو بدلتے ہیں

سامن خانہ دنیا نہیں جائے اقامت ہے جو آئے ہیں اس دار الحن سے جانیو الہ ہیں  
بجا شکوہ را اے باٹے بیدا کرتے ہیں حگر میں جھیڈ میں جب مثل نے فریاد کرتے ہیں  
کریں گے نازشیں لاکھوں جو اک ٹانکا لگا میں گے

کسی نوٹے ہوئے دل میں کسی بھوٹے مقدار میں

مجھے ہے عذر جانے میں وہ ہیں معذور کرنے میں  
میں فتے ناتوانی ہوں وہ پابند نزاکت ہیں

سرے گور میں ہم محفل دنیا سے جاتے ہیں

اعلیٰ پیغام لائی ہے چلو گھر میں بلا تے ہیں

"بھرہنچ مثمن اخرب مکفوت مخدوف" مفعول مفاعیل مفاعیل  
فولن۔ اکیس شتر بیس دو بار۔

اخرب۔ مکفوت۔ مخدوف۔ زحافات کے نام ہیں۔ جو بھر کی سکل

بدل دیتے ہیں۔

سلطان رکھتے ہیں نقیری میں دلاغ ہسل دول کا

ہم جھوپڑے میں دیکھتے ہیں خواب محل کا

تفصیل رکتے ہے مفعول۔ فتحی ریکم۔ مفاعیل۔ دما غسل۔ مفاعیل۔ دول کا  
فولن۔ ہم جو پ۔ مفعول۔ ڈرمے ڈیک۔ مفاعیل۔ سیتے خاپ۔ مفاعیل  
 محل کا۔ فولن۔

## اسعارِ مشق

دل ہی نہیں پیلو میں تڑپتا ہو دہک کر دتی ہے مجھے بخچ مری آنکھی بھر کر  
 پڑنی ہے نظر جب کسی مرد جانی کا لی پر رو قی سبھے شایتمگل خداں کی نہی پر  
 آدم ہوں مریجاں کوئی خواہ نہیں ہوں ڈرتے ہو جو تم دیکھ کے ایسا تو نہیں ہو  
 کچھ بات برسی منہ سے نہ بلکی تھی بیٹے کو بے جرم ہی رکھا تھا نہ تنخ گلے کو  
 جھونکے ہیں ہوا کے نہ اوہ رکے نہ اوہ رکے ہتھی و عمدہ میں نفس خذل شر کے  
 ساقی تری ستانہ ادا اور بھی کچھ ہے  
 یہ بخودی ہوش ربا اور بھی کچھ ہے  
 تم کھیل سمجھتے ہو مری آہ رسائی کو  
 تم سن نہیں سکتے ہو کہ میں کہ نہیں سکتا  
 بولے کہ تمیں ماز اٹھانا نہیں آتا  
 سکنے لگے جی ہاں مرے آنچل میں ہاہے  
 سولی پڑھا دینی سہے منصور بغا کر  
 اچھا نہ ہی لطف و عنایات کے قابل  
 ہر زمگ میں اس شوخ کا جلوہ نظر آیا  
 تو دوست کسی کا بھی شکر نہوا تھا

آنکھیں جو ہیں پھیرتے دیکھا دم آخر  
 میں نے جو کہ ادل کا بھی کچھ سیرے پتا ہو  
 الفستادہ ہے عاشق کو جو کروتی ہے کافر  
 ہم کو ستم دجور کے قابل تو وہ سمجھیں  
 ہر زمگ میں اس شوخ کا جلوہ نظر آیا

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کا نپ را ہے  
سجاد کو شہر حصہ چوٹی دفن پدر سے

"بھر بھر ج مشن اٹھ پ" مفہول مفہا عیلین مفہوں مفہا عیلین ایک

شعر میں دوبار مطلع

جب فصل بیمار آسم کم سیر چون کرنا بیبل کے جملانے کو غنیوں سے سخن کرنا

جب فصلِ مفعول۔ بھار آئیے۔ مفاسیلین۔ تم سپرِ مفعول۔ چمن کرنا۔  
مفاسیل۔ بیل کر مفعول۔ جلانے کو مفاسیلین گنچوں۔ مفعول بخن کرنا۔  
مفاسیل۔

## اشعارِ مشق

اقرار وفا کا بھی کچھ پاس رہے تم کو انکار نہ اب ہم سے اسے ہبہ شکن کرنا  
وہ چاند سے کھڑے پڑا لے ہوئے تھاں ہے یا بر کے سائے میں خوشیدھ جلا جمل ہے  
ہمزاد ہے غم اپا شاداں کسے کتھے ہیں واقف نہیں عشرت کا سامان کسے کتھے ہیں  
”بھر ہر ز مسدس مخدوف“ مفاسیلین۔ مفاسیلین۔ فولن۔ ایک  
شعریں دوبار۔

مسدس اس لئے کتھے ہیں کہ پورے شعر میں اس بھر کے چھپ کرن  
آتے ہیں۔ اور مخدوف اس زحاف کو کتھے ہیں جو آخر سے ایک دو حصی ٹکڑا  
کر کر دیتی ہے۔

”مفاسیلین“ سے جب آن بنکال ڈالو تو مفاسی رہتا ہے اس لئے  
اس کو ایک معروف رکن سے یعنی فولن۔ سے بدلتی ہے۔

مطلع۔ نئے انداز ہیں اُن کی جفا کے

ہزاروں مارڈا لے ہیں جلا کے  
تفصیل نئے آندا مفاسیلین۔ نہ بے اُنکی۔ مفاسیلین۔ جفا کے فولن  
ہستاروا۔ مفاسیلین۔ روں لئے ہے مفاسیلین۔ جلا کے۔ فولن۔

## اشعارِ مشق

اگر عقدت سے باز آیا جفا کی تلافی کی بھی تو طالم نے کیا کی  
قصور اپنی نظر کا تھافت یہ آہ۔ وگرنہ اس کا جسلوہ چار سو تھا

کسی صورت تو دلکو شا دکرنا      ہمیں دشمن سمجھ کر یاد کرنا  
 فگفتہ خاطری حاصل ہو گیوں کر      کہ مر جھا یا ہدا دل کا کنول ہے  
 پس وعدہ کر جانا استھم ہے      تسلی دے کے تڑ پاناس استھم ہے  
 رسانی ہو گئی اپنی وہاں تک      فرشتے جانہیں سکتے جہاں تک  
 بہار آفی ہوئی ہر کس سے پوچھوپ      کھلے گا خانہ خمار کب تک  
 فنا کو بے نشاط کا رکیا کیا      نہوجیتنا تو مرنے کا مرا کیا  
 ”بحر ہزج مسدس مقصور“ مفاعیلین، مفاعیلین، مفاعیلین،  
 اکیل شعر میں دوبار۔

”مقصور“ رکن کے آخر حرف کے گرافینے اور ماقبل کے ساکن  
 کروئے کو کہتے ہیں۔

جب مفاعیلین کا آخر حرف گرا دیا۔ مفاعیل۔ رہا۔ ماقبل کو ساکن  
 کیا۔ مفاعیل رہ گیا۔ مخدوف اور مقصور میں صرف اکیل حرف کا فرق  
 ہے۔ شعر لئے اکیل شعر میں دونوں بھروسے کا جمیع کر لینا جائز کر لیا ہے۔  
 اکثر غزل کا اکیل مصروع مخدوف اور دوسرا مصروع مقصور ہوتا ہے۔

### جیسے ۵ شعر

انہیں خدا پی کیتا فی چہ ہے ناز  
 چمن ٹلن ہے صورت آفریں سے  
 اُنہیں خدا پی۔ مفاعیلین۔ بیکتا فی۔ مفاعیلین۔ پہے ناز۔ مفاعیل۔  
 یہس نے ٹلن۔ مفاعیلین۔ ہصورت ا۔ مفاعیلین۔ فرمی سے فقولن

### ۳۷ شعاعِ مشق

فلکسہ، ہر روز لاما سہے نیاروپ      بدلتا سہے یہ کیا بہر دپا روپ

چنے افشاں جو غیر اس کے کسی رات      اہی بھٹ پڑے نارول بھری رات  
 "بھر خبر حسوس اخرب مقبوض مقصور" مفعول مفاسد مفاسد مفاسد  
 مطلع      عشق رخ وزلف میں کیا کوچ  
 شب آکے رہا سحر کیا کوچ  
 عشقی ر بفول - خندل منے - مفاسد مفاسد مفاسد  
 مفعول - رہا سحر مفاسد مفاسد  
 پہنے جو وہ ملکہ دار لتویز دکھانے سے عجب بسا لتویز  
 ہستی و عدم سے آرہا ہوں سیاح ہوں جا بجا رہا ہوں  
 "بھر خبر حسوس اخرب مقبوض مخدوف" مفعول مفاسد مفاسد  
 فولون -

مطلع      رخسار ولب دوہن نہ دیکھا  
 مشتاق رہے چمن نہ دیکھا  
 تعطیع - رخسار مفعول - لمب دوہن مفاسد مفاسد  
 مشتاق مخنوں - رہے چمن مفاسد مفاسد  
 ہنر حسوس اخرب مقبوض مقصور اور مخدوف دونوں کو ایک  
 شعر میں لکھ سکتے ہیں۔

شعر      بازو ترے خود ہیں گو خوش سلوب  
 دو لئی ہوئی زیب نورتنے سے  
 "بھر رچہ ستمن سالم" مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

ایک شعر میں دوبارہ مطلع  
 جب شک بھر کر نہ سے عبا اعلیٰ زی گھرچے ایک جام کوثر بھر لیا اور خدر سے جلد پڑے

جب مشکبہ مستفعلن۔ کرنہ سے مستفعلن۔ عبا سغا مستفعلن۔  
زمی گرچے مستفعلن۔ اک جام کو مستفعلن۔ ثربلیا مستفعلن۔ ارغلہ سے  
مستفعلن۔ حیدر چہے مستفعلن۔  
”بھر رجہ میں مطہری محبوب“ مفتعلن مفعلن فاعلن فاعلن۔

ایک شعر میں دوبار

مطلع آگئی فصل نوہیاں دشت میں وہ ہوا پلی  
سرپہ سوا جنوں عیاں عقل پیا وہ پاچلی  
قطعیں اسکے فص مفتعلن۔ لتوہیا۔ مفعلن۔ وشت میو وہ مفتعلن۔  
ہوا پلی۔ مفعلن۔ سرپڑوا مفتعلن۔ جنو عیا۔ مفعلن عقل پیا مفتعلن  
و پاچلی۔ مفعلن۔ براۓ مشق

ہم کو جلدی پارات وان سوز جگرنے کیا کیا  
و کی لگی نہ بجھہ کی دیدہ ترنے کیا کیا

”بھر رجہ میں مطہری مقطوع“ مفتعلن مفتعلن فاعلن فاعلن۔ ایک شعر  
میں دوبار۔

مطلع غیر کو شکل اس کی وکھا پا کیا  
آئینے نے منہ نہ بہارا کیا

قطعیں نے رک شک مفتعلن۔ رُک دکا مفتعلن۔ پا کیا۔ فاعلن۔ این نے  
مفتعلن۔ نہما مفتعلن۔ را کیا۔ فاعلن۔

”بھر رمل میں مخدوف“ فاعلان۔ فاعلان۔ فاعلان۔ فاعلن۔  
ایک شعر میں دوبار۔

مخدوف اس لئے کہا کہ اس کے آخر کا مکلا المعنی تن گرادیا۔ فاعلان۔

باقی رہا۔ اس کو فاعلن بنادیا۔

**مطلع** لیتے ہیں مہنس مہنس کے سیر نام اٹھتے بیٹھتے  
پیار سے دیتے ہیں وہ دشنا نام اٹھتے بیٹھتے  
تفصیلے نہیں۔ فاعلان۔ ہیں کمیر۔ فاعلان۔ نام آئتے۔ فاعلن۔  
بیٹھتے۔ فاعلن۔ پار سے دے۔ فاعلان تے ہوہ دش۔ فاعلان۔ نام  
آئتے۔ فاعلان۔ بیٹھتے۔ فاعلن

## شاعر مشق

طالب اداونا فہول سے شکل میں نہ  
کب شر کب حال دلوانے کے دیوانہ ہوا  
دام گیسو جبے دمکھا ہے مرے صیاد کا  
دم پھڑتا ہے اسیری پر ہر اک آزاد کا  
آج مولد ہے جناب حیدر کار کا  
دونوں گیسوہیں پریشاں سچ کو دل کیا ہوا  
کہہ رہی ہے شتر میں وہ آنکھ شرامی ہوئی  
حسن جب مقتل کی جانب تھی براں لمحہ  
عشق اپنے مجرم کو پا بجلاں بچلا  
ترک دنیا کرتے ہی کھلنے لگے اسرار غیب  
ہم سے کھل جاؤ بوقت می پرستی اکیدن  
”بھرمل مثمن مقصور“ فاعلان۔ فاعلان۔ فاعلان۔ فاعلات۔  
اکیں شعر میں دوبار۔

**مطلع** آرزو ہے سر قلم ہو لذت ویدار میں  
باند کہرا نکھونیں پی ذبح قائل کرنہیں  
تفصیلے ارزو ہے۔ فاعلان۔ سر قلم ہو۔ فاعلان۔ لذتے دی۔ فاعلان۔  
وار میں۔ فاعلات۔ بادکڑا۔ فاعلان۔ کو مہٹ لی۔ فاعلان۔ ذبح قائل۔

فاغلاتن۔ کرنہیں۔ فاغلات۔

"بھرمل شمن مخدوف اور بھرمل شمن مقصور" دونوں کو ایک شعر میں شاعر مل نے لکھا ہے۔ یعنی ایک صرع مخدوف کا دوسرا صرع مقصور کا۔ لیکن آخر صرع میں جو زن آتا ہے۔ وہی نام بھر کا ہوتا ہے اور یہی کالیہ ہے۔

### اشعار مشق

یہ تو میں کیونگر مول تیرے طلبگاروں میں ہوں۔

تو سراپا ناز ہے میں ناز برداروں میں ہوں  
ہے جپلا وہ اس پڑی پسکر کے مل کھانے سے زلف  
آتی ہے فتنے میں کس کے ہاتھ دوڑانے سے زلف  
کیا شب تار کی فرقت میں جلائیں ہم چرانغ  
گھل کر سے علکدہ ہوا سے آہ جب پہم چراغ  
نار سا نستہ نے کب جانے دیا دلبر کے یاں  
گر پڑی دیوار پتھے چی جو اس کے گھر کے پاس  
چہرہ شفاف جاناں پر ہوا آغاز خط  
نوف ہے کر دے نہ اس آئینہ کو زنگار سبز  
بھرمل شمن شکوں۔ فعدالت۔ فاغلات فغلات فاغلاتن پورے  
شعر میں دوبار۔

مطلع یہ نہ تھی ہماری فرمست کہ دصال یا رہوتا  
اگر اور جیسے رہتھے یہی انتظار ہوتا  
مشق د۔ فغلات۔ فرمست۔ فاغلاتن۔ کو دصال۔ فغلات۔ یا رہوتا۔

فَاعْلَاتُنْ - اگر ور - فعلات - جدیت رسته - فاعلان - یہ مینست - فعلات ظارعونا  
فَاعْلَاتُنْ (۱) بحر مل مثمن محبوب مقطوع - فاعلان - فعلات فعلات فعلن ایک  
شعر میں دو بار پہنچوں علین -

(۲) بحر مل مثمن محبوب مخدوف - فاعلان - فعلات - فعلات فعلان  
کمبسر علین -

(۳) بحر مل مثمن محبوب مقصود - فاعلان - فعلات فعلات فعلات

(۴) بحر مل مثمن محبوب مقطوع مسیغ - فاعلان - فعلات فعلان  
غلان -

(۵) بحر مل مثمن محبوب مقطوع - فعلات - فعلات فعلن  
ہر سہ کرن محبوبن -

چ پانچوں بھریں شعرائے اردو کے کلام میں ایک نزل میں  
اسکتی ہیں اور ان سبکا وزن ایک سمجھا جانا اسہے -

طلع - انکمیں بیکار ہیں دمکمیں جونہ صورت تیری  
دل وہ کیا دل ہے نہ جسمیں محبت تیری

نقطیج - اک بیکا - فاعلان - رہ دیکے - فعلات جن صورت -  
فعلات - تیری فعلن پر دل کا دل - فاعلان یہ ہو جس - فعلات محجب -  
بت - فعلات - تیری فعلن -

محبوب مقصود کی مثال -

اپنے مستوں پر گری پڑتی ہے ساقی کی نگاہ  
اب پرستو فاعلان - پر گری پڑ - فاعلان - تیر ساقی فعلات  
کنگاہ - فعلات

مخبوں مخدوف کی نشانہ

جب چین خاک میں اکبر کی جوانی کا ملا

جب چین خا - فاعلان - کم اکبر - فعلان - بجوانی - فعلان بکلاد فعلان

### شاعر مستق

بنتے ہی مرقد عاشق تھا قبر کا نام کمیں اور نہ نشان خاک نہ تھا

وکیھوا چھانہیں نظروں سے گرانا دلکا دونوں عالم میں رہے گا نہ ہکانا دلکا

مانع و شست نور وی کوئی تبیہ نہیں اکیں حکرہے مرے باول میں زنجیر نہیں

جب حرم قلعہ شیریں کے برابر آئے

اے اجل کیوں نہیں مجھ تک شب غم آتی ہے

تو بھی کیا ان کی حیا ہے کہ جو شرامی ہے

اے اجل کہہ دے کہ تاخیر کا باعث ہے کون

قتل عشق جودہ نظر رکھتے ہیں

آئینہ مہگیا غربال دم آرائیں قبر کا توڑتے نہ نظر رکھتے ہیں

کیونکہ اس کی نگہ ناز سے جیتا ہوگا زہر دے اسپہ یہ تاکید کہ پناہوگا

"بھرہل مدد مخدوف" فاعلان - فاعلان - فاعلن - ایک

شعر میں دوبار۔

سلطان جو سے بازاں میں پر بازاں میں کیا

کہتے میں ہم تھیں کو منہ دکھلائیں کیا

جو رہے ہیں - فاعلان - زا سپرہا - فاعلان - زا پکا - فاعلن -

لے چکھے ہم - فاعلان - بھکرہ وک - فاعلن - لا پکا - فاعلن -

## اشعار مشق

تند مے اور اپسے کس کے لئے ساقیا، لیکن سی لا ان کے لئے  
ہر نفس اے خشم تر کیوں روئے کس لئے ہاتھ آبر و سے کھوئے  
کو کہن سردے کے رامت پاگیا پھر ول پرخواب شیریں آگیا

(۱) بھرمل سد س محبوب مقصر فاعلان فعلان - فعلان -

(۲) بھرمل سد س محبوب مخدود فاعلان فعلان - فعلان

مکسر عین -

(۳) بھرمل سد س محبوب مقصر فاعلان فعلان بکون عین -

(۴) بھرمل سد س محبوب مخدود سیف فاعلان فعلان  
بچارول بھریں اکی خڑلیں آسکھی ہیں -

مخدود سیف کی مثال -

پوچھائیں گے آئیسہ و کھاد کے نہیں  
پوچھے ॥ - فاعلان - دین و کلار - فعلان - کہا یزد - فعلان  
محبوب مقصر کی مثال -

عین غرتا ہے یہاں ذلت عشق

ع نظر زت - فاعلان - ہیسا ذل فعلان ل عشق فعلان  
رمل محبوب مقصر کی مثال - بظائع

آئیسہ ہب دم تہنائی ہے

اپ اپنا دہ منا نہانی ہے

(۱) یہاں ہم فاعلان - دین - فعلان - فی سچے فعلان - اسپا اپنا

فَاعْلَاتُنْ - وَتَمَّا شَا - فَعْلَاتُنْ - لَيْ هَبَهْ فَعْلَنْ  
ا شِعَارِ مُشْقٌ چاروں بھروں کے

پھر مجھے دیدہ تریا و آیا      دل جَدْرَتْ شَنَه فَرِيادَ آیَا  
رحم ہم کہ حب کرتے ہو      تم جو کرتے ہو بجا کرتے ہو  
”بھر مضارع شمن اخرب“ مفعول - فاعلاتن مفعول - فاعلاتن

مطلع      دنیا میں فقر و الیوال بے فائدہ بنایا  
عقبے نہیں بنائی مسْنَعْم تو کیا بنایا

نقطع - دنیا مم - مفعول - قصر آلیوا - فاعلاتن بے فائے مفعول - وہ بنایا  
فاعلاتن - عقباً مفعول - ہی بنائی - فاعلاتن بسْحَمْت مفعول -  
کا بنایا - فاعلاتن -

### اشعار مشق

آنکھوں میں نور تیرا دیں سارا ہو تیرا  
در و آنے سے ہے گھر کے سارے ہو تیرا  
سو من سے پائیجا مہ پہنلے ہے گلبہان کا  
دنیا سے جب انھا کے بستہ غلام تیرا  
تھامو دل و حگر کیا صدمہ ہی جسم و جاں پر  
نظر و نشے گرگیا دل رسوا ہوا پھاں تک  
شیشہ ہے نبل میں جامہ شراب لب پر  
زامدرا یا سے حاصل کر شغل میکشی کا  
آغاز میں کبھی ستم انجام کوتہ بھوے  
سامان عیش سب میں لبس ایک شے نہیں ہے  
خشنکی سے سہل ہو گا تجھکو سفر تری کا  
ساقی یہی مزا ہے دودن کی زندگی کا  
دو با تھہ کل میں یارب رکھوں کھاں کھان پر  
آخر کچھ انتہا بھی بے غیرتی کھاں تک  
پھلے لحد بنائی پیچھے مکاں بنایا  
کیوں کرنہ دل بھراے شیشے میں مئے نہیں ہے

بچر مضرار سو اخرب مکنوف مخدوف "مفقول" - فاعلات مفہائل  
 فاعلن - ایک شعر میں دوبار  
 مطلع - دکھلا کے باہم پر وہ بسی نکل گیا  
 دیکھا جو یہ فروغ مرا طور جل گیا  
 تقطیع دکلاں مفعول - بامپرو - فاعلات تجلی ان مقایل -  
 کل گیا - فاعلن - دیکھا جو مفعول - لغیر وغ - مقایل - مراتور مقایل -  
 جل گیا - فاعلن - نوث - یہ جائز ہو کہ دوسرے مصع میں بجائے "فاعلات" کے "مقایل"  
 لاہیں ہ

### اشعار مشرق

فرقت میں درد ایک مراہم شیئ رہا ادھر بھی کھڑا ہوا تو سیں کاہید رہا  
 ہم پر جھٹے سے تک وفا کا گماں نہیں اک چھیر ہے وگرنہ مرا د استھان نہیں  
 دیکھیں تو کس طرح انہیں متاہمیں اڑ لو آج نامہ لکھتے ہیں خون جگر سے ہم  
 خاطر سے یا الحاظ سے میں مان تو گیا جھوٹی قسم سے آپ کا ایمان تو گیا  
 بر باد جب مرقع خیر النسا ہوا

جب ذوالفقار ماتم اصغر میں روچکی  
 ہٹھرے نگاہ کیا ترے چرس کے نور پر غش آگیا کلیم کو دیکھا جو طور پر  
 پری عیان ہوئی نہو مائل گناہ پر موے سفید بنتے ہیں روئے سیاہ پر  
 رہتا ہے خلق میں وہ فقط مجھے حنیف پر گرتا ہے مادہ بھی تو عضو ضعیفہ پر  
 "بچر محبت نہ من محبوب مقطوع" مفعلن - فعلان - مقاعلن -

فعلن - ایک شعر میں دوبار  
 مطلع - تڑپ تڑپ کے جو عاشق تمام ہوتا ہے  
 تمہاری نیم نگاہی کا نام ہوتا ہے

تڑپ تڑپ۔ مفاغلعن کجعاشق۔ فعلاتن رتا قہو۔ مفاغلعن۔ ناہے  
فاغلعن۔ تمازنی مفاغلعن۔ منگاہی۔ فعلاتن۔ کتنا ہو مفاغلعن۔ تاہے فاغلعن

### اشعار مشق

ادا سے دیکھو لو جاتا رہے گلہ دلگا بس اک نگاہ پر ٹھہر اپنے فیصلہ دل کا  
یہ چکپے چکپے بول مشورہ خدا فی کا مجھے نہ گبر و مسلمان میں غل دہائی کا  
شہید ہو گئے جب رن میں سید والا

خاجا آپ ہیں مسوول کے آنے جانے پر پڑھائیے کوئی پرا شراب خانے پر  
وہ مر مٹوں کو دوبارا جلانہ میں سلتے بگارٹنے کو میں آندھی بنا نہیں سکتے  
کلاہ شیخ ہے کیا جب شراب پڑتی ہے فرشتے خال کی جھی پڑتی بیاں چھلپتی ہے  
”بھر خفیف مسدس محبوب مقطوع یا مخدود“۔ فاغلعن۔ مفاغلعن۔

فاغلعن۔ سبکوں لای چیر کرت عین۔ ایک شتر میں دوبار بیطاع  
آپ پر باندھیں یہ تھا مطلب سا تھہ وہم کے نکل گیا مطلب  
اپس پر جا۔ فاغلعن۔ نہ ہے تیبا مفاغلعن۔ بیطاب۔ فاغلعن۔ سا تدم  
کے۔ فاغلعن۔ نکل گیا۔ مفاغلعن۔ بیطاب۔ فاغلعن۔

### اشعار مشق

ہے ازل سے درستم پرسر وہ خدا نہ دیا ہے پنج سرسر  
پسسر مارا نہ یا رسنے خیجسر اک ادا سے مجھے تام کیا  
آشنا کوئی با وفا نہ مل دل نہ ایسے اٹھائے رنج و تعجب  
بھر محبت کا حوصلہ نہ ہوا جلد تشریف لیت لایے صاحب اب مجھے تا ب انتظارہیں  
گردش حبیخ سے قیام نہیں صبح لھر میں ہوں میں تو شام نہیں

وہم نہ نکلا مہارے زانوپر رہ گئی دل کی آرزو دل میں  
شدم کیسی فقط بسانا تھا و کھیکھ کر محبو منہ چھپا نا تھا  
”بھرستقارب بہمن سالم“ فولن فولن فولن فولن ایک شعر میں دوبار  
اس بھر کو بھرستقارب بھی کہتے ہیں۔ مطاح  
بلدہ مری شام فرقت نہیں ہے کہ جس کی سحر تما قیامت نہیں ہے  
بللے ہے فولن مرثیہ شا فولن مفرقہ فولن بھی ہے فولن بھی کی۔  
فولن سحر تما فولن قیامت فولن بھی ہے فولن۔

”بھرستقارب بہمن مقطوع“ فولن فولن فولن فولن ایک شعر میں وہار  
کروں پھلے میں شکر پرور ڈگار کہ جس کے کرم کا نہیں کچھ شمار  
کرو پڑھ، فولن لے شکر فولن رپرور فولن ڈگار فولن کجھ کے  
فولن کرم کا فولن بھی کچھ فولن شمار فول۔

**بھر سالم اور غلوت دنوں ایک غزل میں مونوں مہسکتی ہیں۔ دنوں کے اشعار ایک جا لکھ دیتے۔**

**اسعارِ مشق**

یہ سچ ہے وفادار کوئی نہیں ہے کسی دن مجھے آزمایا تو ہوتا  
کہینے کو سد پر چڑھایا ہے تنے اتر جائیگی ساری عزت نہاری  
بھرستقارب بہمن مخدوف“ فولن فولن فولن فعل ایک شعر میں وہار  
اسیں بھی کتن آخوندے ایک ٹکڑا ان گردایا جاتا ہے فتو باقی رہتا ہے اسیے فعل  
کر دیتے ہیں۔ چمن بوئے گل سے مسکتا رہا

قفس میں میں حسرت ہے کہتا رہا  
چمن بو فولن یگل سے فولن ہمک تا فولن رہا فعل قفس سے  
فولن محس رت فولن یستک تا فولن رہا فعل

## اشعار مشق

شب بھیر غم میں بسیر ہو گئی تڑپتے تڑپتے سحہ ہو گئی  
 بچھڑک رکارڈ ماقات مشکل ہوئی بدن میں نہ پھر روح داخل ہوئی  
 "بھر تقارب سالم" (سولہ رکنی) فولن اکی شعر میں سولہ بار  
 وہی تو نے دیکھا کہ جو دل کہا تھا ہواں پر شیدا کہ وہ بد بلا ہے  
 گلااب ہے جیجا کہ یہ ہو گیا کیا کیا تو نے جیسا وہی یہ سزا ہے  
 وہی تو فولن - ندیکا فولن - فولن - کہا تما فولن - ہواں فولن -  
 پشیدا فولن - کوہ بد فولن - بلا ہے فولن - گلااب فولن - ہبے جا فولن کیا ہو  
 فولن گیا کا فولن - کیا تو فولن بجیسا فولن - وہی یہ فولن ستر ہے فولن -

اس بھر میں اندوکے اشعار میں ملے

"بھر تقارب قبوض اندر" اسولہ رکنی فول فعلن فول فعلن فول فعلن امک شعر میں بذل  
 سلام لکھتا ہوئی حرم قلم سے زفر مکپ رہا ہے پانچھوئے ہوئے چین می خوشی سے بدل جکہ ہاڑی  
 سلام لکھتا فول فغان - ہٹھے حرم سے فعل فعلن قلم سے زفر مکپ رہا ہے  
 فول فعلن - پڑپ کوئے فول فعلن - ہوئے چین مے فول فعلن - خوشی بدل  
 فول فعلن - چکٹ رہا ہے فول فعلن اشعار مشق

ہماری آنکھوں فی بی ناشایح بھیج بانتھا و کیا  
 برائی دیکی بہلانی دیکی عذاب دیکھا تو بی کیا  
 خدا ہی اس چپ کی داد دیگا جو رتبیں نہ ملتے ہیں  
 اجل کے مارے پڑے ہوئے ہیں نبو لئے ہیں کاپاہیں  
 نہیں ہیں ایسے بھی ادب ہم میں جو اونکا وہن نہیں ہد  
 پھر کے پھنڈ ہیں جارہیں کہ جیکے پھنڈ میں جا جکے تھے  
 وہی صدیقت اٹھاہیں کہ جو صدیقت اٹھا جکے تھے  
 نیسم جاگو کو باز ہوا لھا ولست کہ رات کم ہے  
 سفر ہے دشوار خواب کیتک بہت طبعی نسل عدم کہ  
 فراز جاہاں میں ہمنے ساقی امو پیا ہے شراب کر کے  
 تپ الم نے جگر جو پوکھا تو ہم نے لھایا کیا بکر کے

بھر کامل شمن سالم متفاصلن متفاصلن متفاصلن۔ اکی شعریں و دبارہ  
پس مرگ میرے مزار پر جو دیا کسی نے جلا دیا اسے آہ دامن باونے سر شامی سے بھیا دیا  
لپر گئے متفاصلن۔ ر مزار پر متفاصلن جو دیا کسی متفاصلن۔ بجلا دیا۔ متفاصلن۔ اس  
اہ متفاصلن بن باونے متفاصلن سر شامی متفاصلن۔ بجلا دیا متفاصلن

### اشعار مشوش

مرجان سنج گھائی قدم بذائے ادھر آئیے ادھر آئیے  
پونیں ہم خن ہر سارک صنم نہ زبان ہر نہ زان ہر  
ہوئے کاروا نئے جدا جو ہم رہ عاسقی میں فنا ہوئے  
”بھر مدارک محبون سکن ممال“ فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

تصویر مری ہے علیس ترا توا در میں میں اندیں کرنور تو اپے دل میں ذرا توا در میں میں اندیں  
تصویری فعلن۔ مری فعلن۔ ہے عک فعلن پسترا فعلن۔ تو اہ فعلن رینی فعلن مے اور  
فعلن۔ رہیں فعلن۔ کرنو فعلن۔ روتا اپ فعلن۔ نے دل فعلن۔ ذرا فعلن۔ توا  
فعلن۔ رہی فعلن میے او۔ فعلن۔ رہیں۔ فعلن۔ فعلن۔

### تفطیع کے داسٹے مستشرق اشعار

بول نے خاک کیا ہے جلا جلا کے مجھے یہ منہ دکھائیں گے کیا سامنے خدا کے مجھے  
بلع جہاں میں ہمہ بھی شادماں رہے شبنم کی طرح عمر بھر ان سور وال رہے  
ہمیں کوئے وہ جسم ساعز سنبھالتے ہیں  
ہمیں کیا جو قربت پہنچ لے رہتے  
ہے ریاض اک جوان مست خرام  
ہل مہ نو سنیں ہم اس کا نام  
ہر اکی بات پہ کھتے ہو تک کہ تو کیا ہے  
دل نادان بخجے ہوا کیا ہے  
نہ گل نغمہ۔ ہول نہ پردہ ساز  
میں ہوں اپنے شکست کی آواز  
نقش فریدی ہے کہلی شوچی تحریر کا  
کاغذی ہے پرہن بھر پکر تصویر کا  
ہر فیض بکسی منزل پہنچ رکیا  
گرچا انسوکسی جا اور کہیں دل رکھیا

فواحد شعر گرفتی۔ جب توری بست لقطی کرنا آجائے تو پہلے شعر موزول پڑنے کی کوشش کرو  
موزول پڑنے کا فاصلہ یہ ہے کہ شعر کے حصے قائم کرو۔ مہرصہ اکی جملہ میں صدیداً غیر مفید لوپا ہوئے مونا  
مہصرع کے میں حصے ہوتے ہیں۔ جیسے کسی نے تری طرح سے اے امیں پھروس سخن کو سنوارا نہیں  
اس کے پہلے مصروع کے میں مکڑے کر کے پڑھو۔ اور دوسرے مصروع کے دوکڑے۔ اس نے کہ کسی  
ضمیر فاعل ہے۔ اس کو من علمت بولنا چاہئے۔ نے کے ساتھ۔ تری طرح سے میں علاقات  
ہے۔ اس کو اکیں ساتھ بولنا چاہئے۔ اے۔ حرف نہ اسے۔ امیں۔ منادا ہے۔ نہ۔ اور منادا  
کو الگ الگ پڑھو گے۔ تو شعر کا لطف زیست ہے گا۔

عدس سخن مضاف مضاف ایہ ہے۔ کو۔ علامت مفعول ہے۔ عدس سخن مضاف مضاف ایہ  
مکرم فعل ہے۔ اسلئے دونوں کو من علامت کہنا چاہئے۔ بسنوارا نہیں فبل ہر فبل کے مکڑے نہیں ہو سکتے۔  
جب شعر موزول پڑھنا آجائے تو کسی مشور استاد کا دیوال اسکی مصروع اولی کو چھپا کر دوسرے مصروع  
پر اپنا مصروع لگا۔ اور یہ شوق پوری غزل پر کر جاؤ۔ اس کے بعد دکھیر کرنے کو ای مصروع ناموزول  
یا بھرستے الگ تو نہیں کہا ہے۔ جب یہ اٹھیاں ہو جائے تو اپنے مصروعوں کو صاحب دیوال کے  
مصروعوں سے مدد۔ قسم کیا کہا ہے۔ اور اس نے کیا کہا تھا۔ دوچاراہ میں جب ایسی مشق ہو رہی ہے  
کہ بتارے مصروع استاد کے مصروعوں سے اڑنے لگیں۔ تو دن کہنا شروع کرو۔ غزل میں پہلے دوسرے  
مصروع کہا کرد۔ پھر مصروف اول لگایا کرو۔ سبب زیادہ تم کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ تھی  
شاعری کے چھوٹے کے خلاف تو کوئی بات ہمیر کی۔ مثلاً، صعل شاعری میں یہ بات لازمی ہے کہ عشق کی  
کسی بات کو رہانہ کہا جائے کسی او اکون اگر ذرا طرندہ تباہ چاہے۔ اگر کسی نے اس کے خلاف کیا تو صعل شاعری  
کے خلاف کیا۔ یا سکم کو رد فی۔ کسے گامے سے شبیہ دیتے ہیں۔ اب اگر کوئی اسے کھوگئے تو شبیہ دے تو اگر جو  
شبیہ کامل بھی ہو سکیں بوجہ خلاف جھسوں مہمیکے رہا تھا اسے اور پھر اسکے مضی اور عالم پر عذر کرو۔ جب کلام منی  
غلطی سے پاک ہو تو صورتی پر عذر کر دا ورید کی جو کہ اسیں کوئی فقط ایسا تو نہیں ہے جو ازدواج کا غلط ہے  
کوئی خواہ، ایسا تو نہیں ہے جو نا ایف۔ ستمہال نہیں سو گیا ہے پہلی بھی اکی، شاعر نہ تھی۔ کوئی تحریکی نہیں کیا تھا جب عین  
ادنیا اخوند نہیں ہو تو اس پر خوب بخورد کم ایسے موقودہ عین نہیں میں پاکستہ طبع تھے۔ اب جو اس شعر موزول ہو جاتا ہے۔  
بندی کو خبر نہیں ہے تھی اسدا شرکت کے بعد اسی مصروع کی کرت قصہ کر کے اپنا اٹھیاں کر لیا کرو۔ بندی شاعر نہیں یہ بڑا عیب  
ہے تھا کہ انکے اذنا نہیں لختا اور اندھا جوتا۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ ہمارا مفہوم ان لغتہ نہیں اور اہر گیا۔ اسکی وجہ  
کہ کھو جیتا غزل کا صورت پر بخونڈا پر اور اسکے مخفی پر خورد اور۔ کوئی نظر کر سکتے ہے جو یہ طرح سمجھدے۔ اسکے بعد شاعر سے  
کسی بڑی جیسی محاذ سے میں سخن میں مدد میں مدد میں اس کی مٹاں دھوند دیوں۔ اس کے بعد انفلکٹ کرو۔ جو کہ تمام شد

جسماں یعنی شخص عورتوں کی نہ بان، دو صاحرات میں انکی، خلافی خوبیوں کو جو کہا ہے  
**مکھوٹی** کیلئے جھوٹی جھوٹی قصتی، بی جنتواری خاکم۔ تھجکار۔ تھر لفڑزادی، شب  
 دنکھیا۔ پھر نہ ابکر، سیدہ ہمسلماں۔ اتفالہ سیدہ ہند۔ نوابہاں پلکی تدر۔ اونکی بھانسا، اگر فتاد بل،  
 ادیب آمیر اور فرمیجستہ آمیر خاتون داری کے مہمان لکھتے گئے ہیں۔ تعلیم کیا تھہ تریستی بھی  
 مفقود رہا۔ کتاب پہنچ ریفت گھر میں رکھتے کے قابل ہر زیور پوشکار سے زیادہ فرید

صفحہ ۱۱۶

**گلگھر** ۲۰۵۔ دھلی دلکھنی کے گزشتہ و موجوہ نامور مستند شعرا کے  
 نامکھر ۲۰۶۔ سوانحی حالات در حیثہ کلام لکھنی کی صفات و شمشتہ زبان  
 اور دوسری بحث نہیں اور حضرت خواجہ عہد شریت لکھنی کی جادو و سکاری کا اعلیٰ نمونہ جس میں  
 خواجه آتش لکھنی مذشی مضاف علی اسیر لکھنی۔ میر برشتہ دہلوی۔ مرزا قمر لکھنی۔  
 شاوف قدر دہلوی۔ مذشی مذیر شکرہ آبادی۔ شیخ سجر لکھنی۔ شیخ ناسخ۔ میر مومن لکھنی  
 صفیر مگرایمی۔ رشید لکھنی۔ ریاضر خیر آبادی۔ غیور دہلوی۔ نیکا لکھنی۔ عیش لکھنی۔  
 مسیزابہادر جبڑ لکھنی۔ کلم میان کاف لکھنی۔ جبڑ لکھنی۔ شکریم رہسا۔ عرش پشتی جست  
 راسخ۔ عاشورہ تیر ضمیر وغیرہ وغیرہ کے سیوا انجات اور ملکتی اشتخار درج ہیں۔ خاصک مر جوم  
 شعرا کے مزارات کا پتہ زمانہ بڑی تحقیق سے لکھا گیا ہے۔ ہر طرح کام آمد و مستند ہوئے  
 سماں طالبی مائیں اور تاریخ دان حضرت خدمود شوار کے لئے تھا یہ صفر و می اور یقین  
 کتاب سے۔ آخر میں جنابہ خواجہ عہد شریت لکھنی کا بیش بہانہ پھر نغمہوں کا مجموعہ تھا۔ عہد  
 بھی شامل ہے جسکو حیرات، انسان کا آئینہ اور قاسمیہ نہ تھا، کام رقع کہتا کچھ یجیا نہ رہا۔ صفحہ ۲۰۷

**آقا لیو**۔ ترجیہ آریں جناب رائے بہادر گنبدگار پرشاد صاحب درما مر جوم۔ یعنی پادری جان  
 چاؤ صاحب کی مشہور و معروف سٹولیش میں کا ترجیہ جو کہ ہندوستانی علمی کے رہاغی اور اخلاقی ترقی اور  
 چال چلن اور خراب عادتوں کی اصلاح کیلئے ہے۔ صفحہ ۲۰۸  
 جہادیو پرشاد ما جرگ کتب لکھنی